بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان الذی اسری بعبده

خطیب اسلام مقرر ذیشان

حضرت علامہ

ابو محمد عبد الکریم ندیم صاحب مدظلہ

خانپور

موضوع

معجزہ معراج النبی وحیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مقام گاؤں ڈیرہ شاہ جمال گوجرانوالہ

2002ء

ناشر: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جیؒ ضلع میانوالی

خطبہ

الحمدلله ...... الحمدلله الذی شرفنا علی سائر الا مم بر سا لة من اختصه من بین الا نام بجو امع الکلم و جو اهر الحکم و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و علٰی اٰله و اصحابه و بارک وسلم......

امابعد اِفاعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

قال النبی ﷺ انا سیدولد ادم ولا فخر یوم القیامة و بیدی لواء الحمد و لا فخر انا اخر الانبیاء وانتم اٰخر الامم و مسجدی اٰخر مساجد الانبیاء وقال النبی ﷺ اعطیت لیلة المعراج الا شیاء والصلوات الخمس و خواتیم سورة البقرة والشفاعة او کما قال علیه ﷺ

اشعار

معراج میں جبرئیل سے تھے پوچھتے شاہ امم
تم نے تو دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
کہنے لگے روح الامین اے مہہ جبیں حق کی قسم
آفا قہا گردیدہ ام ،مہر و بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام، لیکن تو چیز ے دیگری
اللہ کے محبوب سے ،کس کو مجال ہمسری
حق نے کی ہے عطا ،سب سروروں کی سروری
آپ پہ ہے ختم پیغمبروں کی پیغمبری

تو از پری چابک تری، وز برگ گل نازک تری
ہر چند و صفت میکنم ،حقا عجائب دلبری

دی روز در بستان صحرا	......	ہمہ طوطیان خوش نما
پڑھتی تھیں نعت مصطفےٰ	......	بلغ العلی بکماله
قمریاں سب شوق میں	......	ڈالی تھی گردن طوق میں
کہتی تھیں آ کے ذوق میں	......	کشف الدجی بجماله
بلبلیں سب سو بسو	......	لے، لے کے ہر اک گل کی بو
کرتی تھیں باہم گفتگو	......	حسنت جمیع خصاله
چڑیوں کے سن کر چہچہے	......	انسان بھلا کیوں چپ رہے
لازم ہے اس پر یوں کہے	......	صلو اعلیه و آله
حضرت چلے معراج پر	......	بلغ العلی بکماله
اندھیرا تھا سب اجالا ہوا	......	کشف الدجی بجماله
صفات ہیں انکی سب بھلی	......	حسنت جمیع خصاله
مل کر پڑھو درود ان پر	......	صلوا علیه و آله

انتہائی لائق تکریم علماء کرام......واجب الاحترام

برادران اسلام، قابل قدر، بزرگو ......دوستو

بھائیو ...... اور جہاں تک میری آواز جا رہی ہے اور اگر سن رہیں ہیں میری پردہ نشین غیرت مند مائیں وبہنیں اور بیٹیاں سب سے یہ گذارش ہے کہ آج کا یہ عظیم الشان اجتماع آپ کے قصبے (ڈیرہ شاہ جمال) کی دینی درسگاہ جامعہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے زیر اہتمام...... سالانہ تقریب دستار بندی میں انعقاد پذیر ہے مولانا تابانی اور ان سے پہلے اکابر و اسلاف کی نشانی حضرت اقدس

مولانا محمد الطاف صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا سیرت سیدنا ابن مسعودؓ پُر مغز، پُر وقار، باکمال، جامع بیان ہم سب کے دلوں کی جلا کا ذریعہ تھا۔

ہر محفل میں بیٹھنے کے سننے کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔اور قرآن مجید کی محفل اس معاملہ میں سب سے حساس ہوتی ہے کہ اگر اسکو توجہ اور انہماک سے نہ سنا جائے تو اللہ تبارک وتعالی اپنی رحمت جواُن پر بھیجنا چاہتے ہیں اسے اٹھا لیتے ہیں...... اس لئے اس محفل کے آداب میں سب سے بڑی جو بات ہے۔کہ جب تک دعا نہ ہو کوئی دوست اٹھ کر ادھر...... اُدھر جانے کی کوشش نہ کرے......

دوسری گزارش یہ ہوگی! دعا چونکہ عبادت کا نچوڑ ہے...... جلسے کے دوران یہ بہت ہی قبیح اور مکروہ عمل ہے کہ کوئی آ کے بات کرتا ہے...... کوئی اٹھ جاتا ہے...... کوئی بیٹھتا ہے...... اسلئے میرے ہر کلمہ پڑھنے والے مسلمان سے درخواست ہے...... کہ اللہ کے قرآن کا ادب پیش ملحوظ رکھتے ہوئے با ادب گفتگو سنیں۔

تمہید:

قابل قدر دوستو اور بھائیو............

یہ رجب المرجب کا مہینہ ہے...... اس مہینے میں اسلامی تاریخ کے حوالے سے بہت سارے واقعات ہیں... ان میں سے ایک واقعہ امیر المومنین خال المسلمین سیدنا امیر معاویہ بن ابو سفیانؓ کا انتقال اسی مہینہ میں ہے۔اسی طریقے سے قائد فقیہ امت جناب سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہؒ کا انتقال اسی مہینہ میں ہے...... ایسے ہی قاضی امت جناب سیدنا علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ جن کو سرور کائنات نے اَقْضَاهُمْ عَلِیّ پوری امت

کا جج اور چیف جسٹس کہا...... انکی ولادت باسعادت اسی مہینے میں ہے...... ان اہم واقعات میں سب سے زیادہ اہم واقعہ یہ ہے کہ یہ مہینہ اللہ کے محبوب ﷺ کی معراج کا ہے...... اللہ نے اس مہینہ میں اپنے محبوب ﷺ کو اپنی ملاقات کا شرف بخشا ہے...... (سبحان اللہ) اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ محبوب خدا ﷺ کی سیرت کا تذکرہ معراج کی مناسبت سے تھوڑا سا ہو جائے...... (سبحان اللہ)......

ظاہری معراج اور باطنی معراج میں فرق:

معراج النبی ﷺ کے حوالے سے علماء نے لکھا ہے کہ معراج کی دوقسمیں ہیں۔ایک ظاہری معراج اور ایک باطنی معراج...... معراج کا معنی ہے عروج اور بلندی پر جانا...... ایک ظاہری بلندی ہوتی ہے اور ایک باطنی بلندی ہوتی ہے...... ظاہری معراج یہ ہے کہ آپ حضرات بیٹھے ہیں اور اسٹیج پر علماء اور بزرگ بھی تشریف فرما ہیں...... اور آپ نیچے بیٹھے ہیں...... یہ ظاہری معراج ہے......

باطنی معراج یہ ہوتی ہے کہ استاد بھی چٹائی پر بیٹھا ہے...... مرید بھی اس کے ساتھ اسی جگہ پہ بیٹھا ہے...... امام بھی اسی مصلے کے قریب زمین پر بیٹھا ہے...... مقتدی بھی مسجد میں اس زمین میں بیٹھا ہے...... بیٹھے دونوں زمین پر ہیں استاد بھی وہیں...... شاگرد بھی وہیں...... مرید بھی وہیں...... باپ بھی وہیں...... بیٹا بھی وہیں...... بیٹھے تو ایک ساتھ ہیں...... آمنے سامنے ہیں لیکن یہ ساری دنیا جانتی ہے کہ جو مقام استاد کو حاصل ہے وہ مقام شاگرد کا نہیں ہے...... یہ پوری دنیا جانتی ہے کہ جو حیثیت امام کی ہے...... وہ حیثیت مقتدیوں کی نہیں ہے...... یہ پوری دنیا جانتی ہے...... کہ جو عظمت باپ کو اللہ نے عطا کی

ہے...... بیٹا اسکی عظمت کا مقابلہ نہیں کرسکتا......

اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو دونوں قسم کے معراج عطا کیے :

ظاہری معراج بھی عطا کیا ...... باطنی معراج بھی عطا کیا...... باطنی معراج یہ عطا کیا کہ صحابہؓ زمین پر بیٹھتے تھے...... محبوب ﷺ بھی اسی چٹائی پر بیٹھتے تھے۔صحابہؓ بھی روکھی ،سوکھی پر گزارہ کرتے تھے...... محبوبؐ بھی فقر و فاقہ پر گزارہ کرتے تھے...... صحابہؓ کے بھی پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں ...... آقا کے پیٹ پر دو، دو پتھر کی چٹانیں باندھی ہوئی ہیں...... فاقے محبوب ﷺ نے بھی برداشت کیے...... اور حضور ﷺ کے یاروں نے بھی برداشت کیے ...... رہتے دونوں اکٹھے ہیں...... بیٹھے دونوں ایک ساتھ ہیں...... آقا ﷺ اور مرید سارے زمین پر ہیں...... لیکن یہ پوری کائنات جانتی ہے جو مقام مصطفیٰؐ کا ہے وہ مقام کائنات میں کسی کا نہیں ہے...... یہ تو باطنی معراج تھا......

اور ظاہری معراج یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار فرش پر بیٹھے ہیں...... اللہ کے محبوب ﷺ عرش پر پہنچے ہیں ...... سبحان اللہ

رحمت دو عالم ﷺ کا معراج عرش بریں پر اسکی حکمت :

اب ایک اور بات سمجھیں! ہر نبی کا معراج زمین پر ...... آمنہ کے در یتیم ﷺ کا معراج عرش بریں پر اسکی حکمت کیا ہے؟ علماء نے لکھا ہے کہ جس کی جہاں حکومت ہوتی ہے وہ وہیں سیر کرتا ہے، دیکھتا ہے...... اے سی صاحب ...... اپنی تحصیل کا معائنہ کریں گے...... ڈی سی صاحب ...... اپنے ضلع کا معائنہ کریں گے...... کمشنر صاحب ...... اپنے ڈویژن کی سیر کریں

گے ...... گورنر اپنے صوبے کو دیکھے گا ...... صدر اپنے مملکت کو دیکھے گا ...... جس کی جہاں حکومت ہے اسکی اس جگہ سیر گاہ ہوتی ہے ...... وہ اس علاقے کو دیکھتا ہے اسکا معائنہ کرتا ہے ...... اسکا مشاہدہ کرتا ہے ......

آدم علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر ...... اسکا معراج اور سیر بھی زمین پر ...... نوح علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر ...... معراج بھی زمین پر ...... ابراہیم علیہ السلام کی نبوت بھی زمین پر ...... معراج بھی زمین پر ...... یوسف علیہ السلام ، یونس علیہ السلام ، زکریا علیہ السلام ، دانیال علیہ السلام ، الیاس علیہ السلام ، شیث علیہ السلام ، ادریس علیہ السلام ، یعقوب علیہ السلام ، سلمان علیہ السلام ، داؤد علیہ السلام (وغیرہم) ان تمام انبیا علیہم السلام کی نبوت بھی زمین پر ...... معراج بھی زمین پر ......

مگر جب باری آئی آمنہ کے لال کی ، صاحب جمال و کمال کی ، محبوب ذوالجلال کی ، فخر الرسل کی ، ھادی سبل کی ، مولائے کل کی ، شاہ جبل کی ، ختم الرسل کی ، امام الاولین ، والآخرین کی ، راحت العاشقین کی مراد المشتاقین کی ...... محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ......

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت زمین پر ہے ...... اور عرش بریں پر بھی ہے ، اس لئے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج زمین پر بھی ہے اور عرش بریں پر بھی ہے ...... (سبحان اللہ) ایک بات اور سمجھیں ! ہر نبی کا معراج زمین پر ...... بصورت امتحان ...... لفظ یاد رکھیں ۔ بصورت امتحان ......

(پہلے حضرت ابن مسعودؓ کا تذکرہ کرتے چلیں) ......

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی عظمت پر روشنی :

یہ آپکی ایک بہت بڑی دینی درسگاہ ہے جامعہ ابن مسعود رضی اللہ

عنہ اور اس صحابی رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے ہے جسکو حضور ﷺ نے پوری امت کا فقیہ کہا ہے (سبحان اللہ) بلکہ ایک روایت بڑی عجیب ہے...... جو کچھ تمہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ دے اس سے لیا کرو...... اسلئے کہ وہ اپنی طرف سے کوئی چیز نہیں دیتا...... ہر وہ چیز دے گا جو محمد ﷺ اسے دے رہا ہوں

توجہ سے بات کو سمجھنا...... فرمایا! اس کا کہا ہوا...... میرا کہا ہوا ہوگا اسلئے اس پر اعتماد کرنا...... مجھ سے پہلے حضرت نے وہ حدیث بیان فرمائی...... کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ صاحب السواک والنعلین ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ...... رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی کا سامان...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھایا کرتے تھے...... میں نے اگر زندگی میں ایک مرتبہ حضرت درخواستیؒ کی جوتی سیدھی کی ہو تو میں پوری دنیا کو کہتا ہوں کہ میں وہ خوش نصیب ہوں کہ میں نے حضرت درخواستیؒ کی جوتی سیدھی کی تھی......

ایک واقعہ:

میں طالب علمی کے زمانے میں پڑھتا تھا تو ہمارے مدرسہ میں ایک مرتبہ حضرت یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے جس کے مہتمم مولانا محمد عثمان صاحب جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل عالم تھے انہوں نے حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی جوتی سیدھی کی...... تو میں سوچتا تھا کہ یہ کتنا بڑا عالم ہوگا...... کہ میرا مہتمم جن کی جوتی سیدھی کر رہا ہے۔

بھائی! تم اگر کسی عالم کی ایک دن جوتی اٹھاؤ تو زندگی بھر ناز کرتے ہو...... اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ تیرے تقدس کو سلام!

جنہوں نے ۲۳ سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کو سیدھا کیا ہے...... (سبحان اللہ) پہلی صف کے نمازی تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ...... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں جتنے قریب سے دیکھا ہے (ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) دنیا میں اتنا کسی نے نہیں دیکھا ...... اور جب بھی کوئی بات فرماتے! تو فرمایا کرتے تھے **الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ** کیا میں تجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کے نہ دیکھاؤں ...... میں تم کو نبی کا عمل اس حوالے سے نہ سمجھاؤں ...... میں تمہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اس حوالے سے نہ دیکھاؤں ...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہر وہ بات کہی جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو سیکھائی ہے......

ایک عجیب بات بتاتا ہوں جب کوفہ پہلی دفعہ آباد ہونے لگا ...... یہ بھی ایک دشمنوں کی وبا ہے کہ ہر بات پر کہتے ہیں کہ کوفہ! کوفہ تو بغاوت کا شہر ہے ......کوفی + یوفی ...... کوفی لا یوفی ...... یہ کسی بدمعاش کی کہاوت ہوگی ...... کسی بے دین کی کہاوت ہوگی ...... ابوجہل کس شہر میں رہتا تھا؟ ...... مکہ میں! مکہ فضیلت کا شہر ہے یا بدبختی کی جگہ ہے ...... فضیلت کا شہر ہے! کیوں! ابوجہل بھی افضل ہے؟ (نہیں) بھائی پھر بھی مکہ افضل ہے ...... اگرچہ لاکھوں ابوجہل اکٹھے ہو جائیں ......

یاد رکھنا! مکہ اللہ کے انوارات و تجلیات کا مرکز ہے رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا مسکن ہے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا شہر ہے ...... اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ہم دیکھیں گے ...... ہمیں ابوجہل کی نسبت کی ضرورت نہیں ...... ہاں! ابوجہل کے گھرانے والے اس کی نسبت سے دیکھیں ...... (ماشاءاللہ)

ہر آدمی مدینہ کو رسول اللہ ﷺ کی نسبت سے دیکھتا ہے:

عبداللہ بن ابی سلول رئیس المنافقین مدینہ میں رہتا تھا...... لیکن اس کو کوئی منافقوں کا شہر نہیں کہتا ...... ہر آدمی مدینے کو پیغمبر کی نسبت سے دیکھتا ہے...... کہ جس کی جس سے نسبت ہو وہ اس کی اسی نسبت سے لاج رکھتے ہیں ...... ہمیں اس سے محبت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر میں تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا مرکز بنا ...... نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصائل کا مرکز بنا ...... آج تک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام کی جگہ مدینة الرسول ہے ...... اسی لئے مدینہ طیبہ ہے مدینہ کعبہ ہے ...... مدینہ مصافہ ہے ...... مدینہ منورہ ہے ...... مدینہ دارالسلام ہے ...... مدینہ دارالرحمت ہے ...... مدینہ دارالبرکت ہے ...... مدینے کی مٹی ہماری آنکھوں کا سرمہ ہے ...... فی غبار المدینة الشفاء من کل داءٍ......

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کا غبار ہر بیماری کی شفا ہے......

من استطاع منکم ان یموت فی المدینة فلیمت فیھا ومن مات فی المدینة کنت له شفیعاو شھیدا یوم القیامة

تم میں سے جسکو طاقت ہو وہ دولت چھوڑ کر مدینے کی زندگی قبول کرو ...... مدینے کی موت قبول کرو ...... جسکو مدینے میں موت آئی ...... قیامت کے دن میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں ساتھ لے جاؤں گا

مسئلہ سمجھیں! مدینہ کی عظمت محبوب کی نسبت سے ہے کیا عبداللہ بن اُبی ابن سلول کی بدبختی کی وجہ سے مدینے کو برا کہو گے؟...... بھائی جو ابن اُبی کے یار ہیں وہ اس نسبت سے اس کو یاد کریں ہم تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں مدینہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے یاد کریں گے ...... (سبحان

اللہ)......اب میرا جملہ نوٹ کرو

حضرت امام ابو حنیفہؒ حضرت علیؓ کی دعا کا ثمرہ ہیں:

ایک دعا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کی چوکھٹ کو پکڑ کر مانگی ......
اے اللہ عمر دے ...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر مانگا، تو فاروق اعظمؓ آیا ......
تاریخ گواہ ہے ایک دعا علی ابن طالب رضی اللہ عنہ نے مانگی تھی ...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں فاروق اعظمؓ آیا ...... اور علی رضی اللہ عنہ کی دعا میں امام اعظم ابو حنیفہؒ آیا ...... (سبحان اللہ، ماشا اللہ)

اب حضرت فاروق اعظمؓ نے سب سے پہلے بنیاد رکھی اس کوفے شہر کی ...... اور وہاں کے لوگوں نے کہا کہ ہمیں کوئی معلم دیں جو ہمیں دین سکھائے عمر بن خطابؓ فرمانے لگے ...... لوگو! عبد اللہ ابن مسعودؓ کی ضرورت تو مدینے کو ہے اس سے بڑا فقیہ امت کوئی نہیں ...... چونکہ وہ نیا شہر آباد ہو رہا ہے وہاں منافقوں کی نظریں بہت زیادہ ہیں ...... وہ گڑ بڑ کرنا چاہتے ہیں ...... اس لئے ابن مسعودؓ کو بھیج رہا ہوں تاکہ شہر میں کسی منافق کو جرأت نہ ہو وہاں پر گڑ بڑ کرنے کی ...... ابن مسعودؓ سے دین سیکھنا ...... یہ وہی دین سیکھائے گا جو مدینہ میں محمد رسول اللہ ﷺ نے سکھایا تھا (سبحان اللہ) ......

اور یاد رکھیں! حضرت عمرؓ نے وہاں علم کی شمع جلائی ابن مسعودؓ سے اور جب علی ابن ابی طالب کا دور آیا ...... تو حضرت علیؓ نے امت کی ضرورت سمجھی کہ اس مدینے کے مرکز کو کوفہ میں منتقل کر دوں ...... تاکہ وہاں کے لوگوں کو علم دین پورے طریقے سے پہنچایا جا سکے ...... تو پھر علی ابن ابی طالبؓ نے اس کو پروان چڑھایا ...... اب کوفہ عمرؓ کی دعاؤں کا مرکز ...... ابن مسعودؓ کی فقاہت کا مرکز ...... علیؓ کی شجاعت و خلافت کا مرکز ...... جب یہ تینوں چیزیں اکٹھی

ہوئیں ......تو اللہ نے چوتھا آدمی پیدا کیا جس کا نام نعمان بن ثابت ابو حنیفہؒ تھا......جس کے سینے میں عمر بن خطابؓ کی عدالت تھی ......ابن مسعودؓ کی فقاہت رب نے اس کے سینے میں رکھی ......علیؓ کی شجاعت وقضاء رب نے اس کے سینے میں رکھی ......ان تمام چیزوں کا مرکز امام اعظم ابو حنیفہؒ کے سینے میں آیا......ابو حنیفہؒ نے کوفے کو عظمت دی ہے......اب گویا جو عمرؓ کو ماننے والا ہے......ابن مسعودؓ کو ماننے والا ہے......علیؓ کا ماننے والا ہے......ابو حنیفہؒ کا ماننے ولا ہے......ہم اس نسبت سے کوفے کو یاد کرتے ہیں......اگر کوئی حسینؓ کا دشمن ہے تو وہ اپنی نسبت سے یاد کرے......

آپکو پتہ ہونا چاہیے! کہ خارجی اکثر کوفی لا یوفی کہتے ہیں......(بیشک) کوفے پر تنقید وہ کرتے ہیں جو حسینؓ پر تنقید کرتے ہیں......کبھی آپ اس کی تہہ میں جائیں......ان لوگوں سے تحقیق کریں تو پتہ چلے گا......(کہ امام حسینؓ کو بلا کر غداری سے شہید کرنے والا کچھ......سبائی منافقوں کا ٹولہ تھا سارا شہر کوفہ نہ تھا)......

ہر نبی کا معراج زمین پر بصورت امتحان:

سب کا معراج زمین پر مگر حضور ﷺ کا معراج آسمان پر......سب کا معراج یہاں کیوں؟ اور آقا ﷺ کا معراج وہاں کیوں؟ ایک بات تو میں نے ابھی بتائی......اسلئے کہ جسکی جہاں نبوت ہو وہاں معراج......انکی نبوت زمین پر......انکو معراج زمین پر......آقا ﷺ کی نبوت زمین پر بھی......اور عرش بریں پر بھی......تو حضور ﷺ کا معراج زمین پر بھی اور عرش بریں پر بھی......اب اگلی بات سمجھیں۔ ہر نبی کا معراج زمین پر بصورت امتحان......

ایک مثال:

یہ مدرسہ ہے اس میں امتحان ہوا ہے...... یہ انعام رکھے ہیں جو ان بچوں کو ملیں گے جو امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں...... پاس تو سارے ہو جاتے ہیں کامیاب تو سارے ہوتے ہیں...... لیکن کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ٹاپ کرتے ہیں اور پوزیشن لیتے ہیں...... بلکہ جو ڈویژن ٹاپ کرتے ہیں...... اگر ہمارا وفاق ہو تو پورے ملک میں بچے پوزیشن لیتے ہیں...... اب اگر اتنا عظمت والا بچہ ہو تو اس مدرسہ کی نام وری کا سبب بنتا ہے......

پھر مدرسے والے قاری عبدالرزاق صاحب کہتے ہیں...... علماء کہتے ہیں ہمیں ایک تقریب رکھنی چاہیے کہ اللہ نے ہمیں کتنی سعادت بخشی...... ہمارا بچہ کتنا با عظمت ہے...... علاقے کے لوگوں کو اکٹھا کرتے ہو...... افسران کو جمع کرتے ہو...... زمینداروں کو اکٹھا کرتے ہو...... عوام الناس کو اکٹھا کرتے ہو...... علماء کو اکٹھا کرتے ہو...... حضرت مولانا الطاف جیسے بزرگ اور نیک صالح اور جناب عمر رسیدہ بزرگوں کو اکٹھا کرتے ہو...... یہ بھائی قاری جمیل الرحمٰن اختر صاحب لاہور سے تشریف لائے...... یہ مولانا گلزار احمد صاحب تشریف لائے یہ سارے کے سارے کس لیے تشریف لائے...... ہم اور وہ دیکھنا چاہتے ہیں یہ کون ہے؟ جس نے ٹاپ کیا ہے...... یہ آج کی محفل ان بچوں کے لیے سجائی ہے...... جنہوں نے اول پوزیشن حاصل کی ہے...... پہلا انعام حاصل کیا ہے...... اس کے لیے یہ ساری محفل منعقد کی گئی ہے......

امتحان میں کامیاب تو سارے نبی ہوئے...... جس نے جب امتحان دیا...... جب وہ کامیاب ہوا تو اللہ نے وہی کہا! کہ تو اپنے امتحان میں کامیاب ہے...... اللہ کا یہ کہنا انعام ہے...... جیسے کوئی بچہ اچھا سنا جائے......

استاد کہتا ہے بیٹے بہت اچھا سنایا...... بہت خوب سنایا...... بڑا کامیاب ہے......
ابھی اس کو نمبر بتائے نہیں...... اسکا اعزاز لوگوں کے سامنے نہیں کیا...... بچہ
مطمئن ہو گیا کہ میں کامیاب ہوں......

حضورؐ کا معراج امتحان نہیں بلکہ رب کی طرف سے انعام:

بھائی! آدم سے لیکر عیسیٰ علیہم السلام تک امتحان میں کامیاب تو
سارے تھے...... ہر ایک نے امتحان دیا لیکن جس کا جہاں امتحان تھا وہیں
انعام تھا...... حضرت آدمؑ میدان عرفات میں ہیں آنکھوں میں آنسوؤں کی
برسات ہے...... زبان سے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا...... کے ترانے
ہیں...... معراج ہے مگر امتحان کی شکل......

یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں ہے...... یہ اللہ کی قربت اور معراج
ہے...... مگر امتحان کی شکل......

زکریاؑ آرے میں چیرے جا رہے ہیں معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل
حضرت سیدنا یحیٰؑ شہادت نوش کرتے ہیں...... معراج ہے مگر امتحان کی شکل
یعقوبؑ گریا زاری میں ہے...... معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل......
ابراہیمؑ آگ کے شکنجے میں ہے...... معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل......
اسماعیلؑ چھری کے نیچے ہے...... معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل......
حضرت کلیم اللہؑ طور پر کھڑے ہیں...... معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل......
عیسیٰؑ کو تختہ دار پر لے جا رہے ہیں...... معراج ہے...... مگر امتحان کی شکل......

سب کا معراج زمین پر بصورت امتحان...... جب باری آئی آمنہ
کے لال ﷺ کی...... محبوب ﷺ کی...... تو وہ ہے جو سب میں ٹاپ
کر گیا...... پہلی پوزیشن لے گیا...... سب کا معراج زمین پہ بصورت

امتحان ...... آقا ﷺ کا معراج عرش بریں پر...... امتحان نہیں ! رب کی طرف سے انعام ہے ...... (سبحان اللہ ، ماشاء اللہ)

ذلت کی عجیب مثال

اب ایک اور بات سمجھیں !

ایک فرق بہت عجیب ہے ...... اگر آزمائش ہو پہلے ...... اور نعمت ملے بعد میں تو یہ عزت ہے ...... اور اگر انعام ہو پہلے ...... اور پھر صدمات آئیں بعد میں ...... تو ظاہری طور پر آدمی پریشان ہوتا ہے ...... یہ ذلت ہے ...... حکومت ہے ...... کرسی ہے ، اقتدار ہے ، جسکو چاہتا ہے پولیس مقابلوں میں مروادیتا ہے ...... جسکو چاہتا ہے رگڑ دیتا ہے ......

اب اسی آدمی کو پکڑا جائے اور ائیر پورٹ پر اترتے ہی گرفتار کرلیا جائے ...... ہاتھوں میں ہتھ کڑی ہو ...... پاؤں میں چولان ہوں ...... جیل کی کوٹھری ہو ...... مچھر ڈس رہے ہوں ...... پھر ملک بدر ہو رہا ہو ...... یہ عزت نہیں ! ذلت ہے ...... (بیشک) کرسی پر ہاتھ مار کر کہے کہ میری کرسی بڑی مضبوط ہے ...... میں نہیں ہوں تو بھی بڑی مضبوط ہے ...... رات کو یہ کہہ رہا ہو اور صبح کو جیل کی کوٹھری میں کھڑا ہو ...... تختہ دار پر لٹک رہا ہو یہ عزت نہیں ...... ذلت ہے ......

عزت کی عجیب مثال :

اور اگر یوں ہو کہ بھائی پکڑ رہے ہیں ...... جنگل میں لے جا رہے ہیں ...... تھپڑ مار رہے ہیں ...... کپڑے اتار رہے ہیں ...... کنویں میں ڈال رہے ہیں ...... قافلہ گزرتا ہے کنویں سے نکالتا ہے ...... مصر کے بازاروں میں فروخت ہوتا ہے ...... سات سال تک جیل کی کوٹھری میں رہتا ہے ...... اب

نکل کر جب تخت خلافت پر بیٹھا...... تو عزت ہے...... آزمائش پہلے...... انعام بعد...... قانون بھی یہی ہے...... امتحان پہلے...... انعام بعد میں......

حضورﷺ کی مکی زندگی امتحانات کا خلاصہ ہے:

حضورﷺ کی مکی زندگی ساری امتحانات کا خلاصہ ہے...... (بیشک) جتنی آزمائشیں آئیں اگر میں اس وقت انکو کھولوں تو رات صرف انہی مصائب پر گزر جائیگی...... آپﷺ کو ساحر کہا گیا، مجنوں کہا گیا...... دیوانہ کہا گیا...... مذموم کہا گیا...... راستے میں کانٹے بچھائے گئے...... جسم اطہر پر اوجھڑی ڈالی گئی...... صدمات سے آپﷺ دو چار ہوئے...... تکلیفوں کی اخیر اور انتہا ہوگئی...... عجیب و غریب قسم کے واقعات پیش آئے......

حضورﷺ فرمایا کرتے تھے! لوگو...... مجھے اللہ کی راستے میں ستایا گیا...... اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ستایا گیا...... اور بڑی عجیب بات ہے! کہ حضورﷺ سے پہلے جو نبی گزرے ہیں...... علماء نے لکھا ہے ایسے پیغمبر گزرے ہیں جنکو قرآن نے کہا یقتلون النبیین بغیر الحق انکو ناحق قتل کردیا گیا...... قرآن کہتا ہے...... حدیث میں آیا ہے...... حضورﷺ نے فرمایا! قیامت کے دن ایسے پیغمبر بھی آئیں گے ایک پیغمبر ہوگا...... ایک امتی ہوگا...... ایک نبی ہوگا دو امتی ہونگے...... ایک نبی ہوگا...... چار امتی ہونگے...... ایک نبی ہوگا آٹھ امتی ہونگے...... ایسے بھی نبیؐ کھڑے ہونگے...... کہ اکیلا نبی ہوگا امتی کوئی بھی نہیں ہوگا......

ایک روایت اور عجیب ہے! حضورﷺ نے فرمایا انبیاء پر اتنی مشکلات آئیں کہ جسموں سے کپڑے اتار کر لوہے کی، کنگھی کو گرم کر کے انکے جسموں کو چھیلا گیا...... اتنے صدمات آئے لیکن پیغمبر استقامت اور استقلال کا

پہاڑ بن کر رہے...... آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھ پر سب سے زیادہ صدمے آئے ہیں...... اب اگر میں حضور ﷺ کے صدمات کو بیان کروں تو خدا گواہ ہے آپ تڑپ جائیں گے......

قید شعب ابی طالب کا منظر:

شعب ابی طالب کی گھاٹی میں حضور ﷺ تین سال قید رہے...... چاروں طرف پہاڑ تھے...... درمیان میں مسلمانوں کو بند کر دیا گیا...... یہ اس دور کے اتحادیوں کا فیصلہ تھا کہ مسلمانوں کو پہاڑوں میں بند کرو...... باہر نہ نکلنے دو...... اور جس وقت آقا ﷺ ہجرت کر کے چلے گئے...... کچھ مسلمان حبشے کی طرف کچھ مدینے کی طرف...... تو ابوجہل کہتا تھا! کہاں ہیں؟

ہم نہیں کہتے تھے کہاں ہیں...... اسی ابن مسعودؓ کو ابوجہل نے تھپڑ مارا تھا...... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے جب اسلام قبول کیا...... تو اس وقت بچے تھے...... آٹھ، نو سال عمر تھی...... جب تھپڑ مارا تو روتے ہوئے حضور ﷺ کے پاس آئے اور آکر کارگزاری سنائی...... اور اس وقت...... اس وقت کا ابوجہل کہتا ہے...... ہم نہیں کہتے تھے کہ ہماری طاقت مانو...... جیسے ہم چاہتے ہیں ویسے کرو...... کہاں ہیں کرو تلاش اگر ملتے ہیں تو...... انعام کا لالچ دیا کہ دو جو غاروں میں گئے ہیں تلاش کرو...... اس دور کے انعام والے بھی بڑے تھے انعام لینے کے لیے بڑی تلاش کے لیے نکلے تھے...... لیکن دو جو اکٹھے گئے انکو نہ ملے...... واہ! سبحان اللہ...... اور گئے غار میں...... کہاں گئے؟ (غار میں)

قرآن کا فیصلہ یہ ہے کہ مسلمانوں پہ جب مشکلات آئیں تو پہاڑ میں جاؤ...... غاروں میں...... اب جب بدر کا میدان لگا ...... تو ابوجہل کی لاش کھینچتے ہوئے عبداللہ بن مسعودؓ نے وہاں اس کے کان میں چیڑ کیا...... اپنی تلوار

سے یوں مارا ...... سوراخ ہو گیا اس کے اندر رسی ڈال کر کتے کو کھینچا ...... اب اللہ کے نبی ﷺ نے وہاں جملے فرمائے تھے ...... یہی کہتا تھا! کہاں ہیں ...... آج اُس بش کا حشر دیکھ لو کیا ہو رہا ہے ...... یہ تو رب کا نظام ہے تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے ...... آنے والا ہے وہ وقت اِس دور کے سارے ابو جہل ایسے گھسیٹے جائیں گے ...... (انشاء اللہ) باتیں اور طرف نہ چلی جائیں اپنے موضوع پر آئیں ۔ چاروں طرف پہاڑ تھے حضور ﷺ کو قید کیا گیا ...... صحابہؓ بھی قید تھے ...... اہل بیتؓ بھی قید ...... یہ قید نبوت کا ورثہ ہے ......

قید اہل حق کو نصیب ہوتی ہے:

یہ اہل حق کو ملتی ہے ...... اور یہ بھی یاد رکھو! کہ قید میں پنجروں میں شیر ہوتے ہیں، گیدڑ نہیں (واہ سبحان اللہ) خواہ وہ کیوبا کے پنجروں میں ہوں یا میانوالی کے پنجروں میں ...... یہ ان کا حصہ ہے ہر ایک کا مقدر نہیں ......

اب کافروں نے حضور ﷺ کے خلاف ایک معاہدہ لکھا کہ مسلمانوں کیساتھ تعلقات منقطع کر دو ...... جو اُن کو کھانا ، پانی پہنچائے گا ...... اس کے خلاف بھی ہم ایکشن لیں گے ...... اس کو کہیں گے کہ تو بھی ان میں سے ہے ...... صحابہؓ کہتے ہیں کھانے پانی کی چیزیں ختم ہو گئیں ...... ایسی ہم پر بھوک اور افلاس کی کیفیت طاری ہوئی کہ ہم جوتوں کے چمڑوں کو منہ میں لے کر چباتے تھے ...... اس سے جو لعاب بنتا تھا اسے چوس کر ہم گزارہ کرتے تھے ......

مسلمانو! حدیث میں آتا ہے کہ کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو گئیں ...... حضور ﷺ کی چاروں بیٹیاں اس جیل میں تھیں ...... ہوا چلتی تو خشک پتے اٹھا کر اندر ڈالتی ...... اللہ کے نبی ﷺ ان پتوں کو چن کر اپنی گود میں لے کر بیٹھ جاتے ...... اور فرماتے! اے میری بیٹی زینب آؤ! ام کلثومؓ، رقیہؓ، فاطمہؓ، ......

محمد ﷺ کے ہاتھ سے سوکھے پتے کھا کر گزارہ کرو...... اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا...... دکھوں کے بعد سکھوں کا زمانہ آنے والا ہے محبوب ﷺ طائف میں گئے...... کافروں نے اتنا مارا کہ حضور ﷺ بیہوش ہو گئے......

کتابوں میں لکھا ہے کہ تین بدمعاش آئے...... ایک نے دائیں بازو سے پکڑا...... دوسرے نے بائیں بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا...... تیسرا کمینہ کمر کی طرف سے آیا...... اس نے دونوں ہاتھ حضور ﷺ کے کندھے پر رکھ کر...... اپنا گھٹنا حضور ﷺ کی کمر پر مارا...... ہاتھ چھوڑے تو حضور ﷺ منہ کے بل زمین پر گرے...... نیچے پتھر پڑا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر لگا...... خون کا فوارہ نکل آیا...... اللہ کے نبی ﷺ نے مارنے والے کو نہیں دیکھا...... آسمان کی طرف نگاہ اٹھی...... اے اللہ! اے اللہ میری امت کی خطاؤں کو نہ دیکھ محمد ﷺ کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھ یہ مسلمان نہیں...... ان کی نسلوں میں سے جن سے توقع ہے۔ انکو ہدایت عطا فرما دے......

پھر سگے چچا ابو طالب کی جدائی کا صدمہ...... سب سے زیادہ وفا شعار، اطاعت گزار، خدمت گار رسول اللہ کی پہلی بیوی سیدنا حضرت خدیجہؓ کی جدائی کا صدمہ...... بات کو قریب لا رہا ہوں ! جب آزمائشوں اور صدمات کا ڈھیر ہو گیا...... آخیر ہو گئی...... انتہا ہو گئی......

ایک مثال

دنیا میں بھی ہے جسکو دکھ اور صدمے زیادہ آئیں...... تو اسکا دوست ایسے کرتا ہے...... کہتا ہے کہ دیکھ میرا دوست پریشان بیٹھا ہے...... جا گاڑی لے آ...... کیا کرنا ہے؟ یار کو ذرا گاڑی پر بیٹھاتا ہوں...... گوجرانوالہ کی سیر کراؤں...... لاہور دیکھاؤں...... قلعہ دیکھاؤں...... جناب بادشاہی مسجد کی

سیر کراؤں ...... شالامار دیکھاؤں ...... اسکا غم دھونا چاہتا ہوں ...... ذرا اسکو چلانا پھیرانا چاہتا ہوں ...... اسکے دکھ درد کو ختم کرنا چاہتا ہوں ...... یار ...... یار کے غم دھونے کے لیے اتنا انتظام کرتا ہے ......

شب معراج کی حکمت

رب نے دیکھا کہ میرے محبوب پہ صدمات کی اخیر ...... آزمائشوں کی انتہاء ...... امتحانات کا ڈھیر ہو گیا ...... آج رب انعام دینا چاہتا ہے ...... صدموں کو دھونا چاہتا ہے ...... غم کو ختم کرنا چاہتا ہے ...... جبرئیل ! جی رب جلیل ...... جلدی کر ...... یار ...... یار کو دنیا میں کاروں میں بیٹھا کر زمین کی سیر کراتے ہیں ...... جا ! جنت سے براق لے آ ...... میرے محبوب کو براق پر بیٹھا کر عرش بریں کی سیر کرادے ...... (سبحان اللہ) یہ وہ حکمتیں تھیں جنکی خاطر اللہ نے آقا علیہ السلام کو معراج کی سعادت بخشی ......

ایک اور بات سمجھیں ! علماء نے لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کے معراج تین حصے ہیں ...... یہ جو سفر معراج ہے اس کے تین حصے ہیں ......

پہلا حصہ زمین کا ...... مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصیٰ تک ...... دوسرا حصہ آسمانوں کا ...... جو مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتھیٰ تک ...... تیسرا حصہ عرش معلیٰ کا جو سدرۃ المنتھی سے عرش بریں تک ......

معراج کے متعلق دنیا میں تین عقیدے ہیں :

معراج کے متعلق دنیا میں تین عقیدے ہیں ...... ایک عقیدہ ہے ملحدوں کا بے دین لوگوں کا ...... دوسرا عقیدہ ہے مشرکوں کا ...... اور تیسرا عقیدہ ہے اہل سنت والجماعت اہل حق کا ...... وہ کیا ہے ؟ اہل سنت والجماعت سے مراد میرے تمام مسلمانوں کے وہ طبقات ...... خواہ وہ حنفی ہوں ...... شافعی

ہوں ...... مالکی ہوں ...... حنبلی ہوں ...... نقشبندی ہوں ...... سہروردی ہوں ......
قادری ہوں ...... چشتی ہوں ...... جو ان سلسلوں کو مانتے ہوں ان ائمہ کو مانتے
ہوں وہ سب کے سب مسلمان ہیں ...... ایک انکا مسلک ہے (اور ایک ان سے
ہٹ کر اور فرقوں کا مسلک ہے)

ملحدوں کا عقیدہ:

ملحدوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ معراج پر نہیں گئے ...... آقا نے
رات کو خواب میں دیکھا تھا ...... حضور ﷺ نے صبح اٹھ کر یاروں کو جو
سنایا ...... مولویوں نے بیٹھ کر قصہ گھڑ دیا ...... کہ حضور ﷺ نے رات کو سیر
کی ...... حالانکہ عقل بھی نہیں مانتی کہ آدمی رات کو اتنی بلندی پر جائے ...... یہ
عقیدہ کن کا ہے؟ ملحدین کا! بے دین لوگوں کا ...... معتزلہ کا ...... ساتھ خارجیوں
کا ...... انکی نسلوں کا ...... آج کل بھی ہیں وہ بدبخت ......

توجہ سے بات سمجھنا ...... خس کم جہاں پاک ...... ایک کتاب لکھی گئی ہے
اس میں بھی ملحدین کا ذکر ہے ......

مشرکوں کا عقیدہ:

دوسرا عقیدہ مشرکوں کا ہے ...... وہ کیا ہے ...... کہ معراج پر تو گئے ہیں
مگر انسان اوپر نہیں جاسکتا ...... اس لئے جب زمین پر تھے تو انسان
تھے ...... جب آسمانوں پر گئے تو پھر کیفیت بدل گئی۔ پھر ملک کی شکل آئی یعنی
فرشتہ بن کر اوپر گئے ...... اور جب سدرہ سے اوپر جانے کا وقت آیا تو وہاں پر
جبرئیل علیہ السلام بھی رک گئے ...... اب اوپر حق کی کیفیت غالب ہوگئی ......
الٰہی شکل اختیار ہوگئی ...... اس میں اور اسمیں فرق نہیں رہا ...... سارے کہو ......
استغفراللہ ......

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ:

علماء دیو بند کا عقیدہ...... احناف کا عقیدہ...... مالکیوں کا عقیدہ...... شافعیوں کا عقیدہ...... حنبلیوں کا عقیدہ...... میرے پیر قادریوں کا عقیدہ...... نقشبندیوں کا عقیدہ...... سہروردیوں کا عقیدہ...... چشتیوں کا عقیدہ...... علماء دیو بند کا عقیدہ...... میرے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ میرا آقا اس جسم اطہر انسانی کے ساتھ جیسے مکے کی دھرتی پر تھے...... اسی طریقے سے آقا علیہ السلام آسمانوں پہ گئے...... جیسے آسمانوں پہ تھے...... ویسے رب کی قربتوں میں عرش بریں پر پہنچے...... اگر معاذ اللہ۔ العیاذ باللہ...... نبی کا جسم بدل گیا تھا...... کہ یہاں پر اور ہے...... آسمانوں پر اور ہے...... وہاں پہ فرشتوں کی شکل ہے...... تو پھر وہ معراج نہیں...... اس لیے کہ جبرئیل روزانہ آتا جاتا ہے اس کے آنے جانے کو کسی نے معراج نہیں کیا......؟

پھر نبوت کا کمال تو نہ ہوا...... وہ تو اس جسم کا کمال ہے جسکو لیکر جارہا ہے...... اسلئیے عقیدہ یہ ہے کہ میرے نبی کا کمال ہے...... پیغمبر علیہ السلام اس بلندی پر پہنچے ہیں...... حتی کہ بعض جاہل کہہ دیتے ہیں کہ نوری لباس پہنا دیا گیا...... نوری پگڑی باندھی گئی...... نوری جوتا پہنایا گیا...... یہ بات نہیں! اس کا معنی یہ ہوگا نور کی وجہ سے اوپر گئے؟ نہیں! نہیں...... یہ میرے نبی کی عظمت ہے کہ مکے کے موچی نے جوتی بنائی ہے جو نبوت کے تلوؤں میں آئی ہے...... وہاں کے درزی نے جو کپڑا سیا ہے...... وہ نبوت کے جسم پر آیا ہے...... یہ کپڑا اور جوتی اتنی باعظمت بنی...... کہ نبی سے تعلق کی وجہ سے عرش پر پہنچی ہے (سبحان اللہ)

اب بات سمجھو! آج کل اتحاد کا دورہ ہے کسی کے خلاف کوئی بات نہیں کہنی...... نہ ہم نے ملحدوں کے خلاف کوئی بات کرنی ہے...... نہ مشرکوں کو

کچھ کہنا ہے......لیکن اپنے عقیدہ کے دلائل بیان کرنا یہ تو میرا حق ہے......(بیشک)

معراج جسمانی پر دلیل لفظ سُبْحَانَ ہے

بھائی! میرے دلیل کیا ہے......کہ حضور ﷺ وہاں گئے؟ قرآن نے جب معراج شروع کیا تو سب سے پہلے کہا......سبحان ...... پاک ہے اللہ......سارے کہو! پاک ہے وہ اللہ!......

علماء سے نہیں آپ سے سوال ہے؟ کس سے پاک ہے؟ (ہر کمزوریوں سے پاک ہے)......اللہ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے......بڑا زبردست معنی بتایا ہے......ایک اور مولوی صاحب نے ترجمہ لکھا ہے......کہ اللہ ہر عیب سے پاک ہے......لیکن عیب اور چیز ہے، کمزوری اور چیز ہے......جوانہوں نے ترجمہ کیا ہے وہ شیخ الہند کا ترجمہ ہے......سبحان کہ اللہ ہر کمزوری سے پاک ہے......سارے کہو اللہ ہر کمزوری سے پاک ہے۔

میں یہاں پر آیا تھا تو بہت تھکا ہوا تھا تو میں نے مہتمم صاحب سے کہا کہ مجھے علیحدہ سونے کے لیے جگہ دے دیں......اب اگر میں سو جاؤں اور نیند کروں......تو یہ سونا عیب ہے یا کمزوری ہے؟ (کمزوری ہے)......ہم نے کہا کہ کھانا فوراً کھلا دیں......رات کو تو تقریر کے بعد دو بج جائیں گے اس وقت کون کھانا کھائے گا؟ بھائی کھانا کھانا......عیب ہے یا کمزوری؟ (کمزوری)! پانی پینا عیب ہے یا کمزوری؟ (کمزوری)...... بھائی! یہ ساری چیزیں انسانی کمزوری ہیں، عیب نہیں......کوئی پانی پیئے تو کیا کہتے ہو، بڑا عیب کا کام کر رہا ہے؟ بھائی یہ کمزوری ہے (سبحان) اللہ ہر کمزوری سے پاک ہے وہ جو جاہل اور بیوقوف کہہ رہا تھا کہ عقل نہیں مانتی......زمین پر بیٹھنے

والا بلندی پر کیسے گیا...... یہ کیسے گزرے ہوں گے؟ کُروں سے کیسے گزرے ہونگے؟ خندق کا کُرہ...... آگ کا کُرہ...... زمہریر کا کُرہ...... فضاء کا کرہ...... فضاء سے گزرے...... ہوا سے گزرے...... خلاء سے گزرے...... وہاں یہ پہنچے جہاں کوئی ہوا نہیں ہے...... کوئی فضاء نہیں ہے...... وہاں پر آقا ﷺ نے سانس کیسے لیا ہوگا...... پہنچے کیسے ہونگے...... آئے کیسے ہونگے یہ عقل کا بندہ اپنی عقل سے سوچتا ہے...... عقل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے۔ بیٹھ کر پریشان ہوتا ہے...... ان سارے سوالوں کا جواب رب نے دیا ہے...... فرمایا! سبحان...... وہ پاک ہے...... (سبحان اللہ...... ماشا اللہ) اللہ کس سے پاک ہے؟ فرمایا! ہر کمزوری سے!

توجہ طلب ایک نکتہ:

یہ جو تم کہتے ہو کہ کیسے گئے؟ یہ تو تب کہو کہ جب رسول اللہ ﷺ کہیں کہ میں گیا ہوں...... بھائی گئے نہیں! بحث تب ہوتی ہے جب نبی ﷺ کہتے میں (یعنی خود اپنی طاقت سے) گیا ہوں...... اللہ فرماتے ہیں! سبحان...... پاک ہے وہ اللہ جو لے کر گیا ہے...... اب بحث نبی ﷺ کے جانے پر نہ کر...... اگر تجھ میں طاقت ہے تو بحث اس کے لے جانے والے پر کر...... اللہ تو کیسے لے کر گیا...... اس نے کہا...... جس نے تجھے گندے پانی کی قطرے سے اتنا بڑا انسان بنایا...... اس نے محمد ﷺ کو عرش بھی دیکھایا ہے...... کیسے لے کر گیا؟ کہا! جو آدم کو جنت سے زمین پر لا سکتا ہے وہ محمد ﷺ کو زمین سے عرش بریں پر بھی لے جا سکتا ہے...... کیسے لے کے گیا؟ فرمایا...... جو عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھا سکتا ہے وہ محبوب کو عرش بھی دیکھا سکتا ہے...... کیا کہا؟ سبحان...... وہ دوسرے جاہل نے کہا؟ ''او جی! آخر رب نوں عشق لڑیا

اے سدئیاں نا رب دی گزرتی نہیں تھی محمد ﷺ کے بغیر''۔ نعوذ باللہ

عشق کی نسبت اللہ اور رسولؐ کی طرف کرنا حرام ہے

پہلی چیز تو یہ ہے کہ پڑھے لکھے دوست بیٹھے ہو...... عشق کی نسبت اللہ اور رسول ﷺ کی طرف کرنا حرام ہے...... یہ عربی زبان کا لفظ ہے...... لیکن پورے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے کسی جگہ پر یہ لفظ استعمال نہیں کیا...... یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ...... اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ......

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ...... قرآن نے محبت کا لفظ استعمال کیا ہے...... عشق کہیں استعمال نہیں کیا؟ پیغمبر ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے بھی محبت کا لفظ صادر ہوا ہے...... حضور ﷺ کی زبان پر عشق کبھی نہیں آیا......

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ ......

اور فرمایا اَلْحُبُّ لِلّٰهِ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ (الخ) تو محبت اللہ کو بھی پسند...... اللہ کے نبی کو بھی پسند...... عشق اتنا قبیح اور بُرا لفظ ہے نہ اللہ کو پسند ہے اور نہ ہی اللہ کے رسول کو پسند ہے...... معاشرے میں بھی یہ اتنا گندہ لفظ ہے کہ عام آدمی اسکو استعمال نہیں کرتا......

میں ایک لفظ کہتا ہوں؟ کہ مجھے قاری جمیل الرحمٰن صاحب سے محبت ہے...... یہ لفظ صحیح ہے یا غلط؟ (صحیح ہے)!...... استاد اپنے شاگرد سے کہتا ہے کہ مجھے اس سے محبت ہے اور شاگرد کہتا کہ مجھے اپنے استاد سے محبت ہے؟...... یہ صحیح ہے یا غلط؟...... (صحیح ہے)...... سارے لفظ اس لئے صحیح ہیں کہ یہ لفظ پاکیزہ استعمال ہو رہا ہے...... اگر تمہیں سنجیدگی ہے تو غور سے سوچیں؟...... اسکی جگہ عشق کا لفظ استعمال کر کے دیکھو! کوئی شریف کہے گا مجھے اپنی ماں سے؟ (نہیں)...... کوئی شریف کہے گا کہ مجھے اپنی بہن

ہے؟...... (نہیں)...... حتی کہ میاں ، بیوی کا کتنا لطیف اور نفیس رشتہ ہے...... وہاں محبت کا ایک عروج ہوتا ہے لیکن وہاں بھی کوئی نہیں کہے گا کہ مجھے اپنی بیوی سے عشق ہے...... وہ بھی وہاں یہ نہیں کہتا کہ مجھے اپنی بیوی سے عشق ہے...... وہ بھی وہاں یہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی بیوی سے بڑی محبت ہے...... اس سے بڑا بھی دنیا میں کوئی جاہل ہوگا...... جو کبھی نبی ﷺ کو خدا کا عاشق بناتا ہے...... اللہ کو نبی ﷺ کا عاشق بناتا ہے...... اور خود کہتا ہے کہ میں عاشق رسول ہوں...... اسے کہو کہ تو اپنی ماں کی لیے تو عشق کا لفظ استعمال نہیں کرتا؟...... بہن ، بیٹی کے لیے تو استعمال نہیں کرتا...... بھائی ، باپ ، دوست کے لیے نہیں کرتا...... نبی ﷺ کے لیے کرتے ہوئے تجھے شرم نہیں آتی......!

ہمارے اکابر حضور ﷺ کے محبّ ہیں...... اب اس جاہل نے کہا کہ رب نوعشق لڑیائے تے سدیا...... اللہ نے اس سوال کے جواب میں کہا! سبحان کیا کہا؟ (سبحان) پاگلوں کا کسی کے عشق میں...... جھُرنا ، مرنا ، کھلنا ، تڑپنا ، بے تاب ہونا...... یہ مخلوق کی کمزوری ہے...... میں تو سبحان! میں ساری کمزوریوں سے پاک...... اے اللہ پھر لے کیوں گئے؟ ضرورت کیا پڑی تھی؟ اتنا بڑا سفر اور سیر کیوں کرایا؟

فرمایا! اَلَّذِیٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا...... میں اپنی قدرت کے نظارے دیکھانا چاہتا تھا...... محبوب کو وہاں لے جاؤں جہاں پیغمبر پہنچے نہیں...... وہ دیکھاؤں جو دیکھا نہیں...... میری قدرت کے نظارے دیکھے...... انعام دیکھے...... میرا احسان دیکھے...... محبوب کو کائنات دیکھانا چاہتا تھا...... اپنی قدرت کے نظارے دیکھانا چاہتا تھا...... اپنی ربوبیت کی عظمتیں جتلانا چاہتا تھا...... میں نے اس لیے سیر کرائی تاکہ دنیا

کو پتہ چلے کہ مصطفیٰ ﷺ اللہ کے محبوب کتنے ہیں (سبحان اللہ، ماشاء اللہ)

سبحان! وہ پاک ہے! اَلَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ...... جبرئیل علیہ السلام جب معراج کی رات حضور ﷺ کو اٹھانے آئے تھے تو یہ سارا معراج اس میں مسائل اور عقائد ہیں...... کہ جبرئیل علیہ السلام نے یوں آ کر نہیں کہا...... کہ اٹھو جی! اللہ میاں سدر ہیا اے...... نہیں...... اس نے آ کر آقا ﷺ کے پاؤں کے تلوؤں پر اپنے نورانی پَر مسلے......

سنیو! یہ ہم کو ادب سکھایا گیا...... استاد ہو، باپ ہو، پیر ہو، مرشد ہو، سو رہا ہو تو قدموں کے تلوؤں کو دبایا کرو، پاؤں کو دبایا کرو...... پکڑ کر یوں نہ اٹھایا کرو...... یہ اٹھانے کا سلیقہ ہے...... اگر پاؤں دبائے جائیں پھر آنکھ کھلے تو پریشانی نہیں ہوتی...... عجیب حکمت ہے...... آقا ﷺ اٹھے! روایت اپنی جگہ پر حضور ﷺ اس وقت کہاں سو رہے تھے؟ لیکن معراج کی ابتداء مسجد سے ہے مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی...... حضور ﷺ اللہ کے گھر میں آئے...... ایک اور مسئلہ یہاں سمجھایا گیا......

معراج سے پہلے شق صدر ہوا

علماء نے لکھا ہے کہ یہاں حضور ﷺ کا شق صدر ہوا...... شق صدر کیا ہے؟ کہ آپ کا سینہ مبارک چاک کیا...... یعنی سینہ کی اس نرم ہڈی سے لیکر ناف تک یہ پورا جسم (جیسے آپریشن کیا جاتا ہے) اسکو کھولا گیا...... اندر سے آپ کا دل مبارک نکالا گیا...... قلب اطہر...... پھر اسکو زَمْ زَمْ کنویں کے پاس فرشتے لے گئے پھر اسکو زم زم پانی کے ساتھ دھویا...... اسمیں انوارات اور تجلیات بھرے اور پھر اس دل کو لا کر اسی جگہ رکھ کر اس جگہ کو بند کر کے سی دیا......

نبی اور غیر نبی کے سماع کا فرق

اس سارے واقعہ کا گواہ......عینی شاھد رسول اللہ ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں ...... بھائی! یہ واقعہ کن کے سامنے ہوا؟ کسی صحابیؓ کے سامنے ہوا ہے؟ حضور ﷺ فرمار ہے ہیں کہ میرے ساتھ ایسا ہوا ہے...... جو چیز سمجھانا چاہتا ہوں اسکو سمجھو! آقا ﷺ فرماتے ہیں! میں سو رہا تھا...... میں اٹھا فرشتوں نے میرا سینہ کھولا، سولایا، لیٹایا......اندر سے دل نکال کر وہاں لے گئے...... میں یہاں اور دل وہاں ...... میں اِدھر تھا اور دل وہاں تھا......نہیں سمجھے؟......

بھائی! آدمی کا دل صحیح کام کرے تو سارا جسم صحیح کام کرتا ہے......اور اگر دل ساتھ نہ رہے تو پورا نظام ختم ہو جاتا ہے؟......دو ہی چیزیں ہیں......جسم کی شکل میں دل ہے اور دوسری روح ہے...... جو آدمی کے اندر ہوتی ہے...... جو اس کے نظام کو چلاتی ہے...... نبی ﷺ اور غیر نبی کا فرق یہ ہے کہ جسم اِدھر ہے اور دل اُدھر ہے......(زم زم کنویں کے پاس) فرشتے دھو رہے ہیں...... نبی ﷺ کی آنکھوں کے دیکھنے میں فرق نہیں آیا......اپنی ان آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ دل دُھل رہا ہے...... دنیا کا ایک واقعہ پیش کرو کہ دل ساتھ نہ ہو، جسم سے جدا ہو جائے اور آنکھوں کی بینائی بحال رہے...... ایک واقعہ پیش کرو؟......دل جسم سے جدا ہو جائے اور کانوں کی شنوائی بحال رہے؟ کہ اس کی باتیں سن رہے ہوں؟ حضور ﷺ! فرشتوں کی آپس کی گفتگو سن رہے ہیں......اعضاء کی توانائی بحال رہے...... دنیا میں کوئی واقعہ نہیں؟ فرق سمجھو! یہ نبی اور غیر نبی کا فرق ہے......

حضور ﷺ کی حیات پر جھلک

تُو نہیں سن سکتا! دل وہاں......جسم یہاں......جس کا کنکشن اتنا مضبوط

ہے نہ اس کو فنا آتی ہے نہ اِس پر فنا آتی ہے...... فرشتے وہاں دل لیکر کھڑے ہیں...... اس کا کنکشن اتنا جڑا ہوا ہے کہ نبی آنکھوں سے دیکھتے بھی ہیں...... کانوں سے باتیں بھی سنتے ہیں...... میں اگر ایک سیکنڈ کے لیے بھی تیری بات مانوں کہ روح وہاں ہے...... جسم یہاں ہے...... اور اگر جسم وہاں ہے اور دل یہاں ہے...... کنکشن اتنا مضبوط ہے...... نہ سماع پر کوئی فرق آتا ہے...... نہ نگاہ پر کوئی فرق آتا ہے...... تو اس روح اور جسم کا کنکشن اتنا مضبوط ہے...... کہ تو روضے پر صلوۃ وسلام پڑھتا ہے...... نہ سماع پر کوئی فرق آتا ہے نہ نگاہ پر فرق آتا ہے...... (سبحان اللہ)

جنت میں جانے کے بعد قوٰی اور مضبوط ہو جاتے ہیں:

بلکہ میں اسی کو اور آگے لے چلتا ہوں! بھائی معراج کی رات آقا ﷺ جب جنت میں سیر کر رہے ہیں...... تو چلتے چلتے...... ٹک، ٹک...... کی آہٹ محسوس ہوتی ہے...... فرمایا......! جبرئیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ کہنے لگے کہ محبوب ﷺ آپ کا بلال مکے کی دھرتی پر تہجد کے لیے اٹھا ہے...... اس کے قدموں کی آہٹ آپ جنت میں سن رہے ہیں......

حضور ﷺ اس وقت یہاں تھے یا وہاں تھے؟ (وہاں تھے)......

سدرة المنتھی سے اوپر ہے عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی...... جنت الفردوس اور عرش کے درمیان صرف اتنا فرق ہے...... کہ سب سے آخری جنت جنت الفردوس ہے...... اس کے اوپر کی جو چھت ہے وہ اللہ کا عرش ہے...... اب حضور ﷺ وہاں اور بلالؓ؟ یہاں مکے میں ہے۔ چلتا یہاں ہے اس کے قدموں کی آہٹ نبی سنتا وہاں ہے (جنت میں) جنت میں جانے کے بعد قوی اتنے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اللہ طاقت اتنی بڑھا دیتے ہیں قوت اتنی پیدا کر

دیتے ہیں...... ایمانی حلاوت اتنی مضبوط ہو جاتی ہے...... جس کی جنت کیساتھ جتنی زیادہ نسبت ہو...... اسمیں اتنی طاقت زیادہ آجاتی ہے...... کہ وہ جنت میں پہنچنے کی بعد وہ زمین پر چلنے والوں کی آہٹ سن رہا ہے......

حدیث نبوی ﷺ سے مثال :

اس سے بھی ایک عجیب حدیث ہے...... سدرۃ المنتھیٰ کے پاس پہنچا...... تو میں نے قلم کے لکھنے کی آواز سنی...... (سبحان اللہ) (مولانا نے کسی آدمی سے قلم لیا)۔ اب میں اس قلم کیساتھ کاغذ پہ لکھوں...... تو قلم اور کاغذ جب آپس میں جڑتے ہیں تو آواز ہوتی ہے یا نہیں؟ (ہوتی ہے) آپ سنتے ہیں؟ (نہیں)! لکھنے والا نہیں سنتا...... یہ قلم اور کاغذ جڑیں تو اس کی آواز میں اور آپ نہیں سنتے...... نبی سنتے ہیں...... اس آواز کو نبی سن رہے ہیں...... اس آواز کو میں اور آپ نہیں سنتے...... جنت میں جانے کے بعد قوای اتنے مضبوط ہیں کہ مکے کے اندر چلنے والے کی آواز حضور ﷺ اس جنت میں سنتے ہیں......

اس لئے فرمایا! مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃ...... یہ جنت کا ٹکڑا ہے...... تو جب جنتی جنت میں چلا جائے تو مکے میں چلنے والے کی قدموں کی آواز جنت میں سنی جارہی ہو...... تو باہر والے کا بھی درود...... اندر سنا جارہا ہے (سبحان اللہ)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو جگایا...... (موضوع تو بڑا لمبا ہے) لیکن میں ایک نکتہ بتانا چاہتا ہوں...... اللہ کہتے ہیں؟ پاک ہے وہ اللہ اَلَّذِیْ اَسْریٰ بِعَبْدِہٖ...... جس نے اپنے بندے کو سیر کرائی......

ایک سوال اور اسکا جواب؟

سوال یہ ہے کہ آپ نے بندے کو کہا...... آپ نے رسول تو نہیں کہا؟

......آپ نے نبی تو نہیں کہا؟......آپ نے حبیب تو نہیں کہا...... حالانکہ حضور ﷺ رسول بھی ہیں...... نبی بھی ہیں...... حبیب بھی ہیں......اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ کیوں کہا ہے؟ اسکا جواب معالم التنزل تفسیر کی کتاب ہے اس نے دیا ہے اور اسکو معارج النبوت والے نے بھی نقل کیا ہے......

اور ایک عجیب حوالہ آپکو دیتا ہے......آپ حیران ہو نگے......کہ مولوی احمد رضا بریلوی کے ترجمہ کے حاشیہ پر بھی لکھا ہوا ہے......کیا ہے؟ اس سوال کی سمجھیں......محبوب جس وقت معراج کی رات کو اللہ کی قربت میں پہنچے ......وہاں پہنچے جہاں کوئی نہیں پہنچا...... اس کا کیا معنی؟ کوئی انسان بھی نہیں پہنچا......کوئی فرشتہ بھی نہیں پہنچا......حضور ﷺ فرماتے ہیں لی مع اللہ وقت لا یسعنی ملک مقرب ولا نبی مرسل ...... میں اللہ کی اس قربت پر پہنچا...... جہاں کوئی نبی بھی نہیں......کوئی فرشتہ بھی نہیں پہنچا......معراج کی رات اس جگہ جہاں اور کوئی نہیں صرف محبوب تھے یا اللہ جل جلالہ تھے...... دو ہی تھے تیسرا کوئی نہیں تھا...... سمجھو!...... دو ہوں؟ اکیلے ہوں...... تنہا ہوں...... محب اور محبوب ہوں...... پھر لَیْلاً رات کو ہوں...... اب دو تنہا رات کو اکٹھے...... اب آپس میں بیٹھے ہوں......تو رات کو بڑی پیار کی باتیں ہوتی ہیں...... یہ معراج پیار کی باتیں ہیں اسلئے تو میں سنا رہا ہوں؟......اکیلے بیٹھ کر آدمی بہت ساری باتیں کرتا ہے آپس میں...... اب وہ آدمی جب خلوت سے اُٹھ کر جلوت میں جائے......تو لوگ پوچھتے ہیں کہ آپ نے کیا باتیں ان سے کیں...... کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو لوگوں کو بتانے کی ہوتی ہیں......اور کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو آدمی یہ کہہ دیتا ہے کہ باقی ہماری آپس کی باتیں تھیں......؟

شب معراج کی ساری باتیں بتانے کی نہ تھیں

تمہیں بتانے کی نہیں ہیں ...... بھائی ! اس رات کیا کیا باتیں ہوئیں وہاں پر؟ ......وہ ساری باتیں بتانے کی نہیں تھیں ...... جو بتانے کی تھیں وہ تو حضور ﷺ نے بتائیں کہ مجھے پانچ نمازیں ملیں ...... اور حضور ﷺ نے بتایا کہ معراج کی رات اللہ کی قربت میں تھا ...... مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں ملیں ...... مجھے سورۃ فاتحہ پھر انعام کے طور پر وہاں ملی جو زمین پر پہلے اتر چکی تھی ...... یہ بھی ارشاد فرمایا! کہ اللہ نے مجھے شفاعت کبریٰ کا تاج دیا......

فرمایا! میں نے وہاں انوارات وتجلیات دیکھیں ......اللہ کی طرف سے مِنّی یا حَبِیبِیْ کی آواز آئی ...... میں نے صدیق اکبرؓ کی آواز سنی ...... میں نے عمر بن خطاب کا بنگلہ دیکھا...... میں نے بلال کے قدموں کی آہٹ سنی...... میں نے جنت کے یہ مناظر دیکھے...... جو بتانے کی تھی وہ ساری بتائیں ......اس کے علاوہ اور کیا تھا؟ ......

سمجھیں! اور کیا تھا؟ ......قرآن نے اس پر کہا ...... فَاَوْحٰیٓ اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ...... جو اس نے چاہا اپنے بندے کو دیا......اس نے لیا...... دینے والے کو پتہ یا لینے والے کو پتہ ...... قرآن خاموش ہے نہیں بتاتا؟ ......کیا دیا...... کیا لیا......میں کیسے بتاؤں؟ ...... میں کہتا ہوں کہ تمہیں بتانا ہوتا تو بلایا کیوں تھا؟ ......

بھائی! وہاں کچھ خاص دینا تھا اسلئے تو وہاں بلایا ...... اگر یہیں وہ سارا کچھ بتا دینا ہے تو وہاں کیوں بلایا تھا؟ ......تو وہاں بلایا اور بہت ساری پیار کی باتیں کیں ...... اسمیں سے ایک بات نقل کرتا ہوں ......

دنیا میں محبوب اور محبّ کی مثال

جیسے محبوب اور محبّ اکٹھے بیٹھے ہوں تو محبّ کہتا ہے اپنے محبوب کو دنیا میں ...... یار دیکھ ...... آج تو اور میں دو اکٹھے بیٹھے ہیں تیرا کوئی نہیں ...... بڑا پیارا لگتا ہے تو ...... بہت اچھا آدمی ہے ...... تیری بڑی وفائیں ہیں ...... اب اسے محبت میں کہتا ہے کہ میرا جی ایسے چاہتا ہے ...... تجھے سجن کہوں ...... تجھے پیارا کہوں ...... تجھے لاڈلا کہوں ...... تجھے محبوب کہوں ...... تجھے جانی کہوں ...... یہ کئی جملے ہوتے ہیں؟ ...... سب کچھ کہہ کر آخر میں کہتا ہے یار اچھا یہ تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں یہ کہوں ...... چل ...... چھوڑ ...... تو اور میں اکٹھے ہیں ...... اور تو کوئی نہیں ...... میں نہیں کہتا ...... چل تُو دس تینو کی آکھاں ...... تُو بتا جو تُو کہے میں وہ کہوں ......

اب بات سمجھنا ...... اگر استاد کہے اپنے شاگرد کو ...... بھائی! تم تو بڑے اچھے قابل بچے ہو ...... اچھا پڑھا ہے بڑی محنت کی ہے ...... بڑے کامیاب ہو ...... میرا دل کہتا ہے کہ تجھے قاری القراء کہوں ...... یا حافظ کہوں ...... اب شاگرد حیاء والا ہے تو اپنی حقیقت بھی جانتا ہے اور استاد کی عظمت بھی جانتا ہے ...... تو شاگرد کبھی بھی قاری صاحب سے یہ نہیں کہتا کہ ...... مجھے آج کے بعد فخر القراء کہا کریں ...... شاگرد کہتا ہے استاد جی! آپ جو چاہے کہیں ...... اور اگر مجھ سے پوچھنا ہے تو میرے لئے بڑا اعزاز ہے ...... کہ مجھے آپ اپنا نوکر ہی بنالیں ...... مجھے آپ اپنا غلام ہی کہیں ......

شب معراج کی ملاقات کا تصوّری نقشہ

علماء نے لکھا ہے! کہ معراج کی رات جب حضور ﷺ اللہ کی قربت میں پہنچے تو اللہ نے کہا! محبوب ...... آج تو اور میں دو ہیں ...... تیرا کوئی

نہیں ...... میں نے اب تک آپ کو اپنے انعامات سے نوازا ...... میں نے تجھے مُزمّل کہا ...... مُدثّر کہا ...... طٰہٰ کہا ...... یٰس کہا ...... حٰم کہا ...... میں نے تجھے وَالیّل کہا ...... وَالضُّحیٰ کہا ...... تیری زلفوں کا تذکرہ کیا ...... تیرے چہرے کا تذکرہ کیا ...... تیرے لباس کا تذکرہ کیا ...... اب تُو اور میں دو ہی ہیں ...... تیسرا کوئی نہیں ...... آج تجھے اعزاز دینا چاہتا ہوں ...... انعام عطا کرنا چاہتا ہوں ...... یہ تو میری مرضی تھی ...... میں کہتا رہا ...... اب تُو بتا ......؟

محبوبؐ جو تُو کہے میں وہ کہوں :

علماء نے لکھا ہے! ...... جو حضورﷺ نے جواب دیا ...... اللہ تیری شان کریمی جو تُو چاہے کہے ...... تو مزمّل کہے ...... مدثّر کہے ...... طٰہٰ کہے ...... یٰس کہے ...... حٰم کہے ...... والیّل کہے ...... وَالضّحیٰ کہے ...... یہ تو تیری مرضی ہے ...... پر ...... اگر مجھ سے پوچھتا ہے ...... اللہ! ...... میں اپنی حقیقت کو نہیں بھولا ...... آنے سے پہلے ابا نہیں تھا ...... چھ سال کا تھا امی نہیں تھی ...... آٹھ سال کا تھا دادا چھوڑ گیا تھا ...... برادری اور قبیلے کے لوگوں نے رشتے منقطع کر دیئے تھے عمر رسیدہ خدیجہؓ کیساتھ نکاح کر کے میں نے زندگی بسر کی ...... اللہ! میں ان حالات کو ابھی تک نہیں بھولا ...... سگے چچا نے بیٹی کا رشتہ نہیں دیا تھا ...... میرے خاندان کے لوگوں نے مجھے پتھر مارے ...... ساحر کہا ...... مجنوں کہا ...... دیوانہ کہا راستے میں کانٹے بچھائے ...... اللہ یہ تو تیری شان کریمی ہے کہ مجھے مکے کی دھرتی سے اٹھایا ...... بیت المقدس میں پہنچایا ...... امام الانبیاء کا تاج پہنایا ...... عرشوں کی سیر کرائی ...... اس قربت میں لے آیا ہے ...... تُو ...... جو چاہے کہے ......

محبوبؐ کی پسند

اگر مجھ سے پوچھتا ہے تو میرے مالک ...... مجھے سب سے زیادہ پسند

ہے...... کہ اس تنہائی میں جہاں اور کوئی نہیں ...... ایک دفعہ تو کہہ دے کہ
محمدﷺ تو میرا عبد ہے...... (سبحان اللہ) تو میرا عبد ہے...... عَبۡدٌ (بمعنی غلام)

عبد کہتے اس کو ہیں جو مالک کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرتا ...... یہ تو
جاہل کہتا ہے کہ مختار کل ہیں کہ نہیں؟ تو مختار کل کی باتیں کرتا ہے ......

نبیﷺ فرماتے ہیں ...... اَللّٰھُمَّ اِنِّی عَبۡدُکَ وَابۡنُ عَبۡدِکَ وَابۡنُ
اَمَتِکَ وَ نَاصِیَتِیۡ بِیَدِکَ ...... اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں ...... تیرے بندے
عبداللہ کا بیٹا ہوں ...... تیری بندی آمنہ کا لال ہوں ...... یہ مختار کل پہ جھگڑے
کریں گے ...... میں تو اپنے آپ کو اختیار میں نہیں سمجھتا ...... میری پیشانی تیرے
قبضے قدرت میں ہے ...... جدھر چاہے اُدھر پھیر دے ......

اللہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے کہ تو معبود رہے ...... میں عَبۡدٌ رہوں ......

تو مسجود رہے ...... میں ساجد رہوں ......

تو مطلوب رہے ...... میں طالب رہوں ......

تو داتا رہے ...... میں منگتا رہوں ......

تو دیتا رہے ...... میں لیتا رہوں ......

تو با اختیار رہے ...... میں تیرے دروازے پہ جھکتا رہوں ......

تو پوری کائنات کا خالق رہے ...... میں تیری پاکیزہ مخلوق رہوں ......

اے اللہ مجھے پسند ہے کہ تو مجھے عبد کہے ...... کیا کہے؟ عبد!

اسلئے جب قرآن نے معراج شروع کیا تو فرمایا! سُبۡحَانَ الَّذِیۡ
اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ ...... اور جب وہاں پہنچے ...... (جہاں لوگوں کو گمان ہوسکتا تھا کہ
ایک ہی ہیں صرف میم کی مروڑی کا فرق ہے) فَاَوۡحٰی اِلٰی عَبۡدِہٖ......

محبوبؐ نے تین تحفے پیش کیے

ایک بات اور سمجھیں۔محبّ اور محبوب جب ملتے ہیں تو دنیا میں بھی ہوتا ہے......اور وہاں بھی ہوتا ہے...... جب ملاقات ہوئی؟ حدیث بڑی عجیب ہے...... حضورﷺ نے فرمایا ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو...... لیا کرو...... محبت بڑھتی ہے...... اللہ نے فرمایا محبوبﷺ آئے ہو کیا لائے ہو؟ تو حضورﷺ نے اللہ کے حضور تین تحفے پیش کیے......

کہا !اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہ ...... جو کچھ زبان سے تعریف ہوسکتی ہے وہ بھی تیرا حق ہے......وَالصَّلوٰاتُ سر سے پاؤں تک جسم جو عبادت کرسکتا ہے وہ بھی تیرا حق ہے......وَالطَّیِّبَاتُ جتنا مال تیرے راستے میں خرچ کیا جائے جو خرچ کرتا ہے وہ عبادت بھی تیرا حق ہے......زبانی عبادت بھی تیرے لئے...... مالی عبادت بھی تیرے لیے...... جانی عبادت بھی تیرے لیے......اس کے جواب میں اللہ نے تین تحفے دیئے......

محبّ نے بھی تین تحفے دیئے

فرمایا!السّلامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ ...... پیارے سلام لے......یہ سلام ہے زبانی عبادت کے مقابلے میں......اس لئے تحیہ عربی میں سلام کو بھی کہتے ہیں......اللہ نے السّلامُ عَلَیکَ اسلئے کہا......وَرَحمَۃُ اللہ جسمانی عبادت کے مقابلے میں پھر رحمت کا لفظ ہے......وَ بَرَکَاتُہٗ ...... مالی عبادت کے مقابلے میں پھر رحمت کا لفظ ہے......و برکاتہ...... مالی عبادت کے مقابلے میں پھر برکات ہیں......

ایک عجیب نکتہ

یہ تمہارے لیے ایک نکتہ ہے جو مدرسے میں چندہ دیتے ہیں......کہ وہاں مالی عبادت کرو گے......السلام علیک ......اسلام مفرد ہے......ورحمۃ اللہ...... رحمۃ

مفرد ہے..... و بــر کــاتــہ ..... علماء سے پوچھو یہ جمع ہے..... اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم مدرسوں میں دینا شروع کرتے ہو..... میں برکتیں اتارتا ہوں ..... برکات جمع کر دیتا ہوں ..... بہت دیتا ہوں ..... بھائی! تین تحفے دیئے ..... تین تحفے لئے .....

یہ مسئلہ سمجھو! جو تحفہ دے محبّ کو..... تو محبّ کا مزاج یہ ہوتا ہے کہ میرے محبوب کی چیز ہے اسے چھپاتا ہے کسی کو دیکھاتا بھی نہیں ..... محبوب کا تحفہ ہے میں نہیں دیکھاتا؟ ..... اور جو چیز محبّ دے محبوب کو! اور محبوب کو یہ پتہ ہو کہ دینے والا محبّ بڑا سخی ہے ..... اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ..... تو وہ پھر بخل نہیں کرتا ..... صرف میں ہی اپنا دامن بھروں ..... بلکہ وہ کہتا ہے کہ دے تو ویسے ہی رہا ہے ..... چلو یار میرا ہمسایہ ہے اسکے لئے بھی لے جاؤں ..... ایک اور غریب ہے اسکا حصہ بھی لے لوں ..... ایک فلاں بیٹھا ہے اس کے لئے بھی لے جاؤں ..... پھر خود نہیں بلکہ ہزاروں کیلئے لے جاتا ہے ..... (سبحان اللہ) ..... بات کو سمجھنا!

محبوبؐ نے جو رب کو تحفے دیئے:

اب آقا تھے محبوب ..... اللہ تھے محبّ ..... ! جو تحفہ محبوب نے دیا محبّ کو ..... محبوب کون ہے؟ (رسول اللہ ﷺ) محبّ کون ہے؟ (اللہ) ..... محبوب دے رہا ہے! عَبْدِیَّتْ کا تحفہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ..... اللہ نے کہا محبوب یہ تیرا تحفہ ہے نا..... اب رب نے لے کر ایسا چھپایا کہ کسی کو دیکھنے کیلئے بھی نہیں دیتا ..... جب ہوتے تھے سجدے اَوروں کے ..... جب ہوتے تھے؟ نہیں سمجھے ..... لوگ کرتے تھے جب غیروں کی پوجا ..... تو ہوتی تھی منتیں غیروں کی ہوتی تھیں سجدے اَوروں کے ہوتے تھے ..... اب تو محبوبؐ نے مجھے ہی دیا ہے نا ..... اب نہیں دیتا کسی اور کو ..... مَنْ نَذَرَ لِغَیْرِ اللہ فَقَدْ

اَشْرَکَ...... مَنْ حَلَفَ لِغَیْرِ اللہ فَقَدْ اَشْرَکَ ...... مَنْ سَجَدَ لِغَیْرِ اللہ فَقَدْ اَشْرَکَ......

شرک کے حرام ہونے کی حکمت:

مَنْ نَذَرَ ...... مالی عبادت غیر کے لیے کرو گے......تب بھی مشرک ہو۔ کہ رب کا تحفہ جو (نبی) محبوبؐ نے رب کو دیا ہے...... وہ رب سے چھین کر کوئی علیؓ کو دے......! کوئی ولی کو دے ......! کوئی غوث کو دے ......! کوئی نبی کو دے......! رب کی غیرت برداشت نہیں کرتی......کہ محبوب کی دی ہوئی چیز ہے ...... اس لئے نہ کوئی جانی عبادت میں شرکت برداشت ہے......نہ مالی عبادت میں شرکت برداشت ہے ...... نہ بدنی عبادت میں شرکت برداشت ہے......اب جو شریک ٹھہرائے وہ رب کی بندگی سے نکلے ...... محمد ﷺ کی امّت سے نکلے......(سبحان اللہ) شرک اس لئے حرام ہے کہ یہ تحفہ نبی ﷺ نے رب کو دیا ہے......

اگلی بات سمجھئے......اور جب رب (تحفہ) دے رہے تھے......اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللہ......وَبَرَکٰتُهٗ...... اے اللہ تو دے تو رہا ہے......میں اکیلا لے کر جاؤں؟......جس بلال کے سینے پر پتھر......گردن میں رسیاں...... مکے کے بازاروں میں گھسیٹا گیا......اس کا حصہ نہیں دے گا......جس ابوفکیہ کی پسلیاں ٹوٹیں اسکا حصہ!......ساری دنیا انکار کر رہی تھی جس نے پہلے تصدیق کی اس کا حصہ......کعبے کی چوکھٹ کو پکڑ کر جسکو میں نے مانگا......اس نے کعبے کا دروازہ کھولا......اسکا حصہ...... جو سارا مال میرے قدموں پہ رکھ کر ذُوالنّورین بنا ہے......اسکا حصہ...... چھ سال کا بچہ جو میرے قدموں میں آ کے کلمہ پڑھ کے حیدر کرار بنا ہے......اللہ اسکا حصہ......

علماء نے لکھا ہے..... السّلام علینا و علٰی عباد اللہ الصّالحین ..... اے اللہ ہم سب پر اپنی رحمت بھیج ..... بالخصوص ..... عباد اللہ الصّالحین اپنے مقرب بندوں کو اسمیں شامل کر..... علماء نے لکھا ہے کہ قیامت تک کی امت اس میں شامل ہے..... پیغمبر علیہ السلام نے صرف اپنے لئے نہیں لیا بلکہ امت کو شامل کر کے کہا.....

عباد اللہ الصّالحین پر روشنی:

اللہ صدیقؓ کا حصہ بھی دے..... میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ فاروقؓ کا حصہ بھی دے..... عثمانؓ کا حصہ بھی دے..... علیؓ کا حصہ بھی دے..... طلحہؓ زبیرؓ کا حصہ بھی دے..... سعدؓ وسعیدؓ کا حصہ بھی دے..... اے اللہ ان کا حصہ بھی دے ..... جو ابو حنیفہؒ پوری زندگی فقاہت کے مسائل بتائے گا..... اس کا حصہ بھی دے..... جو امام شافعیؒ و مالکؒ کا حصہ بھی دے..... احمد بن حنبلؒ جو اپنی جان پہ کوڑے برداشت کریگا..... اس کا حصہ بھی دے گا..... اے مالک..... جس بخاری کو وطن سے زمانہ بے وطن کر دے گا..... اس کا حصہ بھی دے گا..... مجھے مجدد الف ثانیؒ کا حصہ بھی دے ..... جنید بغدادیؒ کا حصہ بھی دے..... بایزید بسطامیؒ کا حصہ بھی دے..... عبدالقادر جیلانیؒ کا حصہ بھی دے.....

بلکہ مجھے کہنے دو! اس نانوتویؒ کا حصہ بھی دے جو کفرستان میں دارالعلوم دیوبند قائم کرے گا..... اے اللہ اس کا بھی حصہ دے..... جو شیخ الہندؒ مالٹا کی جیل میں بیٹھ کر قرآن کی تفسیر لکھے گا..... اس حسین احمد مدنیؒ کا حصہ بھی دے..... جو میرے روضے کے سائے میں بیٹھ کر دنیا کو حدیث پڑھائے گا..... اس عبیداللہ سندھیؒ کا بھی حصہ دے جو جلاوطنی کی زندگی گزارے گا..... اے اللہ ان کا بھی حصہ دے جو قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں

گے ...... میرے مالک! اس کا بھی حصہ دے جو بخاریؒ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے رضا کاروں کی جانیں پیش کر کے قید و بند کی صعوبتیں جھیلے گا۔اے اللہ! اس حق نوازؒ شہید کا حصہ بھی ...... جو عائشہؓ کی عزت کے لئے اپنی جان پیش کرے گا ...... ایثار القاسمیؒ کا حصہ بھی دے ...... فاروقی شہیدؒ کا حصہ بھی دے ...... اظہار الحقؒ کا بھی حصہ دے ...... ملا عمر کا بھی حصہ دے ...... اسامہ کا حصہ دے ...... اے اللہ! مجھے اعظم طارق کا بھی حصہ دے ...... مسعود اظہر کا بھی حصہ دے ...... قیامت تک کلمہ پڑھنے والے امتیوں کا حصہ بھی دے ...... قیامت تک کی امت کا حصہ لیا ...... **عباد اللہ الصالحین** ......

فرشتوں کی گواہی:

اب فرشتے سن رہے تھے یہ باتیں جو عاملین عرش تھے ...... اللہ نے انکو کہا کہ اب تم ہماری گواہی دو ...... فرشتے کہتے ہیں ...... **اشھدانْ لآ الٰہ الا اللہ** ...... یہ فرشتوں کے جملے ہیں ...... اب جب یہ توحید کہہ چکے ...... تو آگے انہوں نے کہنی تھی رسالت ...... تو فرشتے کہتے ہیں ...... **اشھد انَّ محمداً** ...... کیا کہا؟ ...... **اشھد انَّ محمداً عَبْدُہٗ** ...... فرشتے سہم گئے کہ کہیں کیا؟ ...... ہم کیسے عَبْدُ کہیں؟ ...... ہم کیسے کہیں؟ ...... (پاگلو!) ہم کب کہہ رہے ہیں کہ ہمارا عَبْد ہے وہ کہتا ہے عَبْدُہٗ ...... اسکی نسبت سے پڑھو ...... اسکا تو ہے ہی وہی عَبْد ...... میں اور آپ کہاں ہیں؟ ......

اقبال اسی پہ تڑپا تھا ......

عبد چیزے عبدہٗ چیزے دیگر
ایں سراپا انتظار او منتظر

عبد اور چیز ہے اور عبدہٗ اور چیز ہے ...... عبدہ وہ ہے جو احکام الٰہی کے انتظار میں ہو ...... عبد اُسے کہتے ہیں کہ معراج کی رات عرش اسکے انتظار میں ہو ......

عبد انتخاب مصطفےٰ ﷺ:

فرشتو کہو! عبدہ...... پھر کہو رسولہ...... سمجھو عبد پہلے رسول بعد میں...... ایمان داری سے بتاؤ...... کہ اعزاز کا لفظ عبد ہے یا رسول ہے؟ (یعنی عظمت والا لفظ) جس میں رعب، جلالت، کسی کی بزرگی ظاہر ہوتی ہے عبد میں؟ رسول میں...... اب فرشتے حیران تھے کہ اے اللہ عبد پہلے...... رسول بعد میں......

اللہ نے فرمایا! پہلے کہو عبد...... پھر کہو رسولہ...... اس لئے کہ عبد انتخاب ہے مصطفےٰ کا رسول انتخاب ہے خدا کا...... میں رب اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک محبوب راضی نہیں ہوتا...... عبدہ کہو گے تو مصطفےٰ ﷺ راضی...... رسولہ کہو گے تو خدا راضی...... (سبحان اللہ) یہ جو کچھ آپ نماز میں پڑھتے ہیں یہ معراج کا تحفہ ہے...... اس لئے تو یہ کہا جاتا ہے نماز مومن کی معراج ہے......

ایک مسئلہ سمجھانے کا انداز

السلام علیکم...... پریشان ہو گئے ہو یہ کیا ہو گیا ہے...... بھائی! میں نے اچانک دوران تقریر سلام کیا یہ بات نہیں تھی کہ میں نے سلام کیسے کر دیا؟ سلام ملاقات کے شروع میں ہوتا ہے یا آخر میں؟...... شروع میں......

بھائی! سلام آنے والے کا حق ہے جو آئے وہ کہے...... اس لئے روضے پر ہم جاتے ہیں تو ہم پڑھتے ہیں...... وہاں اور کوئی ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں...... بھائی! جو آئے وہ سلام کہے...... اس لئے حضور ﷺ معراج کی رات جب جا رہے تھے تو جس نبی سے پہلے حضور ﷺ ملے وہ آدم علیہ السلام تھے جس نے کہا! سلم علیہ ابوک آدم...... انکو سلام کیجئے آپکے ابا آدم بیٹھے ہیں حالانکہ درجہ تو میرے نبی کا اونچا ہے سلام اسکو کرنا چاہیے تھا...... لیکن حضور ﷺ کیوں کر رہے ہیں اس لئے کہ جو آئے سلام

وہ کرتا ہے...... (بیشک) اب سارے بیٹھے ہیں بھائی! بات بعد میں ہوتی ہے...... سلام پہلے ہوتا ہے...... لیکن عجیب بات ہے کہ جب نماز پڑھتے، ہیں۔ وہاں یہ سلام پہلے ہے یا بعد میں (بعد میں) یہ کیا ہوگیا ہے؟ الٹا سلام)

ایک سوال

میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں کہ بھائی! مولانا قاسمی صاحب نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے کہا کہ قاسمی صاحب دودھ پیئو گے؟...... یہ بولیں گے (نہیں) کیوں؟ اس لئے کہ نماز میں ہیں......

بھائی! جب تک آپ نماز میں ہیں...... کھانا، پینا، بولنا، سب حرام ہے...... تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہنے سے حلال کام بھی حرام...... کھانا حلال، پینا بھی حلال، بولنا بھی حلال، ادھر، اُدھر بھی دیکھنا، باتیں کرنا حلال، تکبیر تحریمہ کے بعد سارے حرام...... جب تک سلام نہ کرو اس وقت یہ سارے حرام...... سلام کروگے تو حلال ہونگے۔ بھائی! یہ حرام اس لئے ہیں کہ آپ نماز میں ہیں...... روزہ بھی نماز کی طرح ایک عبادت ہے اس میں یہ ساری جائز ہیں...... زکوۃ بھی تو ایک عبادت ہے اسمیں تو سلام، کلام وغیرہ کی اجازت ہے...... حج بھی عبادت ہے...... کعبے کا طواف بھی کرلیتے ہیں باتیں بھی کرلیتے ہیں۔ وہاں جاکر احرام باندھ رہے ہو...... صفا، مروہ...... میں چل پھر رہے ہو...... سلام کرتے ہو...... نماز میں کیوں اجازت نہیں؟ سوال سمجھ میں آیا؟

اس کا جواب:

بھائی! نماز میں اسلئے اجازت نہیں کہ آپ اللہ اکبر...... اب کہنے کے بعد آپ یہاں پر نہیں آپ معراج پر ہیں...... اب معراج ہے **سبحانک** اللہ تو پاک ہے...... **وبحمدک** تعریف تیری ہے...... **وتبارک اسمک**

برکت والی ذات تیری ہے ..... وتعالٰی جدّک ..... بزرگی تجھ کو زیب دیتی ہے ..... ولا الٰہ غیرک ..... تیرے سوا کوئی معبود نہیں اب رب سے باتیں ہیں
بھائی! میں اس لئے نہیں بولتا ..... میں یہاں ہوں تو بولوں میں تو معراج پہ ہوں ..... میں ادھر ہوں تو کھانا کھاؤں ..... میں تو معراج پہ ہوں ..... میں ادھر ہوں تو گفتگو کروں ..... میں تو معراج پر ہوں ..... میں یہاں ہوں تو اِدھر ..... اُدھر دیکھوں ..... میں تو معراج پہ ہوں ..... اور جب معراج پہ ہو ..... اور جو باتیں معراج پہ ہوئی ..... وہی یہاں پہ ہوتی ہیں ..... وہاں بھی آقا نے قیام کیا ..... تو بھی قیام کرتا ہے ..... پیغمبر علیہ السلام نے رب کے دربار میں رکوع اور سجدے کیے ..... تو بھی رکوع اور سجدے میں ہے وہاں بھی التحیات للہ والصلوات والطیبات ..... تو بھی تشہد اور التحیات میں ہے۔ جب فارغ ہوا ..... نماز مکمل ہوئی .....

اب تو کہتا ہے جب نماز سے فارع ہوا ..... تو نماز سے نہیں فارغ ہوا اب جبکہ تو معراج کر کے آیا ..... اب جو آتا ہے ..... آنے والا کہتا ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ اب سلام کر کے کہہ رہا ہے کہ میں پہلے تھا نہیں ابھی تو سلام کیا ہے میں نے ..... اب بھائی کھانا بھی کھاؤں گا، پانی بھی، باتیں بھی، پہلے تو وہاں تھا ..... بھائی! آج وعدہ کرو کہ ہم نماز والے تحفے کی پوری پابندی کریں گے ..... (انشاءاللہ) .....

شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

یہ آپ کو پتہ ہے کہ کتنی نمازیں ملی تھیں؟ پچاس! اگر حضور ﷺ لے آتے؟ بھائی! ایک سوال اور ہے؟ حضور ﷺ جب جا رہے تھے تو ہر آسمان پر ایک، ایک نبی سے ملاقات ہوئی ہے اور جب آ رہے تھے ..... صرف ایک سے

ہوئی ہر ایک سے نہیں ہوئی...... آتے ہوئے کن سے ملاقات ہوئی ...... (حضرت موسیٰ علیہ السلام سے)...... اور موسیٰ علیہ السلام سے معراج کی رات تین ملاقاتیں ہوئیں...... پہلی ملاقات زمین پر...... اس وقت جب حضور ﷺ بیت المقدس کی طرف جا رہے تھے......

تو فرمایا! جب میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرا...... رَاَیْتُہٗ یصلّی فِیْ قَبْرِہٖ ...... میں نے کلیم اللہ علیہ السلام کو دیکھا وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے...... کیا مردے پڑھتے ہیں؟...... (نہیں)...... روح پڑھتی ہے نماز؟...... (نہیں)......

بھائی! عبادت روح مع الجسد روح اور جسم اکٹھی کرتے ہیں...... اکیلا روح اور اکیلا جسم عبادت نہیں کرسکتا...... (بیشک) مولانا اوکاڑوی سے ایک ملا کا مناظرہ ہوا اس موضوع پر...... کہہ ہی دو سعید بلوچ کا؟...... شکر ہے کچھ لوگوں کو تھوڑی سی ہدایت ملی......

مماتیوں کو حضور ﷺ کی عزت کا خیال نہ آیا

جب اپنی عزت کا مسئلہ آیا...... تو کہا یہ گستاخ رسول ہے...... جب ہم کہتے تھے یہ گستاخ رسول ہے تو کہتے تھے بڑا موحد ہے...... پھر بھی تو توحید بیان کرتا ہے؟...... جب اپنے آپ پر چوٹ پڑی تو کہا یہ (احمد سعید) گستاخ ہے...... ہمارے بزرگوں کو بڑا کہتا ہے......

افسوس!...... تمہاری اس بزرگی پر...... تمہیں اپنی بزرگی کا لحاظ ہے...... رسول اللہ ﷺ کی عزت کا لحاظ نہیں آیا...... تو اس نے مولانا اوکاڑوی کو کہا یہ تو حضور ﷺ کا معجزہ تھا...... معراج حضور ﷺ کا معجزہ تھا؟...... تو معجزہ تو وقتی ہوتا ہے اسلیئے کہ حضرت موسی علیہ السلام نماز پڑھ رہے

تھے......تو حضور ﷺ نے دیکھ لیا......مولانا محمد امین اوکاڑویؒ بھی اپنے زمانے میں......مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے علم کا وارث تھا......حضرت کہنے لگے جناب! یہ حضور ﷺ کا دیکھنا تو معجزہ ہے (لیکن) موسیٰ علیہ السلام کی نماز......تو اس کا اپنا عمل ہے......نبی کا یہ دیکھنا معجزہ ہے کہ حضور ﷺ نے اس وقت یہ دیکھا......کلیم اللہ علیہ السلام تو ہمیشہ اپنی عبادت میں مصروف ہے......تم اس کے انکار کے لیے کوئی دلیل پیش کرو؟

اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے تو......سارے معراج کی چھٹی ہوتی ہے؟......چونکہ مسلم شریف میں جہاں یہ ہے وہاں سارے معراج کا اکٹھا پورا واقعہ لکھا ہوا ہے......اور یہ بڑی عجیب بات ہے؟ کہ ان کے لیے اب کوئی مسئلہ نہیں......اسکا بھی انکار کر دینگے۔ مانتے ہی نہیں ہم!......وہی ملحدین والا عقیدہ کہ خواب میں دیکھا؟......چتر ورگڑھی! اب یہی کہتا ہے کہ کوئی معراج نہیں......خواب تھا جو دیکھا......یہ بیان کر دیا......اب وہ اس عقیدے پر آ گیا ہے......!

دوسری ملاقات حضور ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام سے بیت المقدس میں کی جہاں سارے نبی علیہم السلام موجود تھے......

نسبت کی مثال

دیکھیں! ہم قرآن کے ایک مدرسہ میں بیٹھے ہیں اور قرآن کی نسبت اتنی عظمت والی ہے کہ جسکو یہ مل جائے وہ اونچا ہو جاتا ہے......(بیشک) کیونکہ یہ قرآن کی نسبت ہے......قرآن کیساتھ کپڑا جڑے وہ اونچا ہو جاتا ہے......اسکو دنیا چومتی ہے......جس کاغذ پہ قرآن لکھا ہو لوگ اسکو چومتے ہیں......جس رحل پر قرآن رکھا جائے لوگ اسکو چومتے ہیں......(بیشک)!

اسکا احترام کرتے ہیں اسکے اوپر سے نہیں گزرتے ...... یہ قرآن کی نسبت ہے جو اتنی عزت دے رہی ہے ...... دیکھیں! یہاں آپ کے ہاں پتہ نہیں رواج ہے یا نہیں؟ ...... جب ہم چھوٹے ہوتے تھے ...... پڑھتے تھے تو ہمارے ہاں رواج ہوتا تھا ...... ہم لوگوں کے گھروں میں قرآن پڑھنے جاتے تھے ...... دس، پندرہ، لڑکے ہوتے تھے ...... تو سپارے سب سے چھوٹے لڑکے کو دیتے تھے ......

مسئلہ سمجھو! لیکن چھوٹا لڑکا جو قرآن لے کر چلتا تھا وہ سب سے آگے یا پیچھے؟ (سب سے آگے) ...... حالانکہ وہ حافظ بھی نہیں ...... قاری بھی نہیں ...... پیر بھی نہیں ...... مولوی بھی نہیں ...... لیکن اس کو صرف قرآن اٹھانے کی نسبت ملی تو ...... آگے (بیشک) سارے اوپر دیکھو کیا نظر آ رہا ہے؟ ...... آسمان ...... بھائی یہ آسمان نہیں جسکو آپ دیکھ رہے ہیں ...... آسمان کی تو پانچ سو سال کی مسافت ہے ...... یہ ہماری نگاہ کی حد ہے ہماری نظر ٹھہرتی ہے ...... ہمیں لگتا ہے کہ شاید یہ آسمان ہے ...... یہ آسمان نہیں ہے ......

قرآن والا سب سے اونچا ......

مگر ہم نے یہ دیکھا اس شب معراج میں کہ آسمان نیچے ...... جس کے پاس قرآن ہے وہ اس سے بھی اونچا (سبحان اللہ) دوسرا آسمان نیچے ...... قرآن والا اونچا، تیسرا آسمان نیچے ...... قرآن والا اونچا ...... چوتھا آسمان نیچے ...... قرآن والا اونچا ...... پانچواں ...... چھٹا ...... ساتواں ...... آسمان نیچے قرآن والا اونچا ......

میں یوں کہہ دوں! آدم صفی اللہؑ نیچے ...... قرآن والا اونچا ......

عیسیٰ روح اللہؑ انجیل والا نیچے ...... قرآن والا اونچا ......

تورات والا کلیم اللہؑ نیچے ...... قرآن والا اونچا ......

زبور والے داؤدؑ نیچے ...... قرآن والا اونچا ......

عرش نیچے ہے اور قرآن والا سب سے اونچا ......

جبرئیلؑ نیچے ...... قرآن والا اونچا ......

عرش نیچے ہے اور قرآن والا سب سے اونچا ہے (سبحان اللہ) ......

جس کے حصے میں قرآن ہے وہ سب سے اونچا ہے ...... صفیں بن گئی ہیں (عام مولوی اور پیروں کی نہیں؟) انبیاء کی صفیں ...... سارے نبی صفوں میں کھڑے ہیں ...... (یہ ہمارے بعض واعظ کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ اسلام سوچتے تھے کہ میں نماز پڑھاؤں گا ...... اس اُلو سے کوئی پوچھے کہ وہ سوچتے تھے تجھے یہ کس نے بتایا؟ ...... غلط بات ہے) ...... اب جب امام کے مصلے پر آنے کا وقت آیا ...... سارے صفوں میں تھے ...... تورات والا صف میں ...... انجیل والا صف میں ...... زبور والا صف میں ...... مصلے پر وہ آیا جس کے پاس قرآن تھا ...... کون آیا؟ جس کے پاس قرآن تھا ...... وہ آیا ......

ایک مسئلہ کی عجیب تحقیق

قرآن میں ایک آیت ہے ...... جسمیں اللہ فرماتے ہیں ...... وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعاً مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنِ الْعَظِیْمْ ...... اے محبوبؐ یہ سات آیتیں جو بار ...... بار دُہرائی جاتی ہیں ...... بار ...... بار پڑھی جاتی ہیں ...... ہر نماز کی تمام رکعات میں پڑھی جاتی ہیں ...... اٰتَیْنٰکَ ...... یہ لفظ ک بتاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک کسی کو نہیں دی ...... محمد ﷺ صرف تیرا ہی حق ہے ...... (سبحان اللہ) تو ہی پڑھ صرف تیرا ہی حق ہے ...... اب اللہ نے مصلیٰ اس کو دیا جس کے پاس سورۃ فاتحہ؟ ...... آقاؐ مصلے پہ آئے ...... میرا عقیدہ ہے ...... بخاری شریف کی روایت کی مطابق لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ

لَمْ یَقْرَأ بِفَاتِحَةِ الْكِتَاب ...... جس نے فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی...... قرآن میں فاتحہ اس وقت اتر چکی تھی...... پانچویں نمبر پر...... سب سے پہلی سورۃ علق کی ابتدائی آیتیں...... پھر سورۃ مزمل کی ابتدائی آیتیں...... پھر سورۃ مدثر کی ابتدائی آیتیں...... پھر القلم کی ابتدائی آیتیں پھر پانچویں نمبر پر سورۃ فاتحہ مکمل اتر چکی تھی...... امام کو یاد تھی انہوں نے مصلے پر پڑھی...... ایک لاکھ چوبیس ہزار (کم وبیش) جو پیچھے کھڑے تھے...... اتینک کا جو لفظ ک ہے...... وہ بتاتا ہے کہ ان میں سے کسی کو ملی بھی نہیں...... کسی کو دی بھی نہیں...... کسی کو یاد بھی نہیں کرائی...... یہ سب کے سب وہ ہیں جن کو فاتحہ نہیں آتی تھی...... تم بتاؤ! انکی نماز ہوئی یا نہیں؟...... (ہوئی ہے)...... واہ...... واہ...... (سبحان اللہ)......

میں اس جاہل سے کہتا ہوں...... (چاہے وہ جل کے جلن ہو جائے) میں کہتا ہوں کہ مجھے کہہ اے مولوی! تیری نماز نہیں ہوئی...... لیکن جب تو یہ کہتا ہے کہ جو فاتحہ نہیں پڑھتا اسکی نماز نہیں ہوتی...... یہ سوچ کر کہہ! کہیں یہ تیرا فتویٰ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر نہ لگے......؟

خلافت صدیق اکبرؓ پر جھلک

حضور ﷺ کی اپنی آخری نماز بھی جو مسجد نبوی کی ہے...... ابوبکرؓ پڑھا رہے تھے...... حضور ﷺ آئے تو ایک طرف علیؓ تھے...... ایک طرف چچا عباسؓ تھے...... (ٹائم نہیں ورگرنہ میرا دل کرتا ہے آج آپ کو علیؓ پر بھی باتیں سناتا لیکن ادھار) ایک طرف علی تھے ایک طرف عباس تھے...... حضور ﷺ حجرے سے سیدھے نکل آئے تو جب منبر کے قریب آئے...... یعنی مصلے کے...... تو ابوبکرؓ پیچھے ہونے لگے...... اندازہ ہو گیا کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے میں پیچھے ہو جاؤں...تو وہاں حضور ﷺ نے صدیقؓ کو ایک جملہ کہا......

علی مکانک یاابابکر ...... صدیقؓ اپنی جگہ پر ٹھہر......

ایمان داری سے بتاؤ یہ جگہ کس کی تھی ؟...... (نبی علیہ السلام کی)...... مصلیٰ نبی کا ہے...... کہنا تو یہ چاہیے عقل کی کسوٹی کے مطابق ...... کہ میری جگہ ہے ٹھہر...... تجھے کون پیچھے ہٹا رہا ہے؟...... حضور علیہ السلام نے یوں نہیں کہا کہ میری جگہ ہے...... فرمایا! علی مکانک ......تو اپنی جگہ پر ٹھہر...... (سبحان اللہ) ساتھ وہ آئے جو علیؓ ہے ...... ساتھ آئے عباسؓ ...... وہی یہ آدمی تھے جو پیغمبر کے منصب وراثت کے مالک بن سکتے تھے ...... یا چچا زاد بھائی آ سکتا تھا...... یا چچا آ سکتا تھا...... نبی علیہ السلام دونوںؓ کو ساتھ لیکر آئے ...... باقی تو عبادت میں ہیں ......علیؓ تو بھی گواہ ہو......عباسؓ تو بھی گواہ ہو...... جب دونوں کے سامنے کہتا ہوں ......اے صدیقؓ جگہ تیری ہے ......تو ٹھہر علی مکانک......اپنی جگہ پر ٹھہر......اسی کو علیؓ نے کہا تھا......یا ابابکر انت کنت مقام الانبیاء تو نبوت کی جگہ پر کھڑا ہے ...... پہلے نبی استقامت کیساتھ اس جگہ پر تھے ......آج صدیقؓ ہے...... پیغمبر علیہ السلام نے علیؓ کو گواہ بنایا...... عباسؓ کو گواہ بنایا کہ اب تک جگہ میری تھی ...... اب صدیقؓ کی ...... اب تک مصلیٰ میرا تھا...... اب صدیقؓ کا ...... اب تک منصب میرا تھا...... اب صدیقؓ کا...... اب قیامت تک خلافت میرے بعد صدیقؓ کی ہوگی ......

توجہ طلب ایک نکتہ

صاحب علم لوگ یہاں بیٹھے ہیں ...... ایک روایت یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سورۃ فاتحہ ختم کر کے سبح اسم ربک الاعلی ...... پڑھ رہے تھے ......تو حضور علیہ السلام جب آئے ...... ابوبکرؓ پیچھے ہٹنے لگے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ! ٹھہر جا......تو یہاں ایک نکتہ اور دے دوں ...... جہاں جگہ بہت تھی وہاں تو پیغمبر علیہ السلام نے سب کو ساتھ رکھا...... بدر میں سارے ساتھ ...... احد میں سارے

ساتھ...... فتح مکہ میں سارے ساتھ ...... حنین میں سارے ساتھ ...... خندق میں سارے ساتھ ...... اور جگہ جہاں تھوڑی تھی وہاں صدیقؓ ہی ساتھ رہا...... غار میں جگہ اتنی ہی تھی کہ ایک یار ہو ایک صدیقؓ ہو...... اور کوئی نہ ہو...... مصلے پر جگہ تھوڑی تھی تو ساتھ صدیقؓ ہی کو رکھا ہے...... حجرے میں جگہ ہی اتنی ہے اسلئے ساتھ صدیقؓ ہی کو رکھا ہے......

بھائی! جہاں صدیقؓ نے چھوڑا...... حضور ﷺ نے نماز میں اس سے آگے پڑھا...... حضور ﷺ نے **سبح اسم ربک الاعلی** ...... آگے پڑھی...... حضور ﷺ نے فاتحہ پڑھی یا نہیں؟...... (نہیں پڑھی) تو اس ملّا سے کوئی پوچھے کہ میرے نبی ﷺ کی نماز ہوئی یا نہیں؟...... فتویٰ سوچ کر لگاؤ...... امام ابو حنیفہ کے مقلد پر نہیں لگا رہا بلکہ حضور ﷺ کی امامت پر لگا رہا ہے......

شب معراج سفارش موسیٰ کی حکمت

بھائی! جاتے ہوئے...... حضور ﷺ کو سب نبی ملے...... بات یاد ہے کون؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام...... کیا ہماری رشتہ داری حضرت ابراہیمؑ سے زیادہ ہے یا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے؟ (حضرت ابراہیم علیہ السلام سے)...... ملت ابراہیمی کہلاتے ہم ہیں...... ادائیں اور سنتیں ابراہیم علیہ السلام کی اپناتے ہم ہیں...... سفارش موسیٰ علیہ السلام کرتے ہیں...... ابراہیم علیہ السلام نہیں کرتے...... جس دادا کا حق بنتا تھا وہ بولا نہیں...... اور جس سے ہماری رشتہ داری نہیں...... نبوت کا احترام ہے...... وہ ہماری سفارش کر رہا ہے کہ نمازیں تھوڑی کراؤ...... بھائی! حضرت کلیمؑ سے ہماری کیا دلچسپی ہے؟ (یہ بات علیحدہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کیوں نہیں بولے؟ پھر کبھی بتاؤں گا عوام نے اصرار کیا ہے کہ ابھی بتائیں)

ایک نکتہ

ابھی صرف ایک نکتہ بتا تا ہوں ...... خلیل کہتے اسکو ہیں ...... جو یار کی اداؤں پر قربان ہو ...... اپنی نہ منوائے اس کی مانے ...... اس لئے حضرت خلیل علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ خلیل علیہ السلام کیسے بنے ؟ فرمایا !فضلت نفسی للیرام ولدی للقربان مالی للضیفان قلبی للرحمن ...... خلیل کا مزاج ہے ...... جان بھی دی ...... مال بھی دیا ...... وطن بھی دیا ...... اولاد بھی دی بچے بھی دیئے ...... سب کچھ جو دے رہا ہے وہ نمازوں میں تخفیف کے لیے کیوں کہے؟ ...... اس کا اپنا مزاج ہے وہ چاہتا ہے کہ میری ساری قوم اس مزاج میں ڈھلے ...... جیسے میں سب کچھ دے رہا ہوں ...... ایسے ہی سب کچھ دے ...... دے ...... اسلئے وہ نہیں بولے ......

یار ...... دوقسم کے ہوتے ہیں ......

کلیم اللہؑ کیوں بولے؟ یار دوقسم کے ہوتے ہیں؟ کچھ ایسے یار ہوتے ہیں کہ یار کی اداؤں پر چپ رہ کر مر مٹنے والے ......

جیسے کہو ...... سر تسلیم وخم ہے ...... جو مزاج یار میں آئے

اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو تھوڑا سا بے تکلف بن کے بولتے ہیں ...... تو کلیمؑ تھے حجت والے نبی ...... باتیں اللہ تعالی سے کیا کرتے تھے ان باتوں میں حجت کا کمال ہوتا ہے ...... کبھی یوں کہتے تھے کہ اپنا دیدار کرائیں ...... اب کہا ! اللہ دیدار کرا ...... اللہ نے کہا !لَنْ تَرَانِیْ ...... اب ترانی کے شروع لفظ میں کتنی طاقت ہے ...... عربی گرائمر کو سمجھنے والے لوگ اس کو سمجھتے ہیں کہ تیرے بس میں ہی نہیں ...... تو دیکھ ہی نہیں سکتا ...... کہا اللہ ! دل جو چاہتا ہے ...... آخر اتنی باتیں !

آج لوگ کہتے ہیں کہ.....کون کہتا ہے ملاقات نہیں ہوتی.....ملاقات تو ہوتی ہے مگر بات نہیں ہوتی.....وہاں نظام اور تھا؟.....وہاں قانون اور تھا.....وہاں بات تو ہوتی ہے لیکن ملاقات نہیں ہوتی تھی.....اس لئے کہا! اللہ دیدار کرا.....ملاقات کرنی ہے؟ اللہ نے کہا لَنْ تَـرَانِـیْ.....اللہ! جی چاہتا ہے؟ اللہ نے فرمایا! اچھا پہاڑ کو دیکھ اگر پہاڑ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا، تو تم بھی دیکھ سکو گے ورنہ نہ دیکھ سکو گے.....علماء نے لکھا ہے.....اللہ نے پہاڑ پر تجلی ڈالی.....معارج النبوۃؐ میں ایک روایت پڑھی جس سے میں تڑپ گیا.....کہ جب پہاڑ پر تجلی ڈالی تو پہاڑ ٹکڑے ہوا اور موسیٰ علیہ السلام گرے.....لیکن پہاڑ پر ایک جملہ لکھا ہوا دیکھا.....کہ یا کلیمؑ لا تقرب مال الیتیم.....کلیمؑ یتیم کے مال کے قریب نہ جا؟ یہ دیدار تجھ کلیمؑ کا حق نہیں.....یہ دیدار یتیم محمد ﷺ کا حق ہے.....کون بول سکتا تھا چپ رہے.....اب جب آقا ﷺ واپس آ رہے تھے.....کلیمؑ راستے میں رک گئے.....کیوں کھڑے ہو؟.....کہا اس لئے کہ میں نے کہا اللہ دیدار کرا.....اللہ نے کہا تجھ میں طاقت نہیں.....میں تو نہ دیکھ سکا.....اس کو تو دیکھوں! جو دیکھ کے آرہا ہے.....(سبحان اللہ).....کلیمؑ نے انوارات جب دیکھے.....اثرات دیکھے.....تجلیات و برکات و فیوضات جب دیکھے.....(آپ اس کے اثر کو محسوس نہیں کر سکتے کسی صاحب روحانیت سے پوچھیں.....جب کسی اللہ والے کی ملاقات کے بعد جب آدمی آتا ہے تو اس پر کیا کیفیت ہوتی ہے).....بھائی جب یہ کیفیت کلیم اللہ علیہ السلام نے دیکھی تو کلیم اللہؑ نے سوچا کہ بہانہ بناؤں.....کام اپنا تھا.....نام ہمارا تھا.....کہا حضرت پچاس نمازیں؟ اب کلیم یہ بھی چاہتے تھے کہ ان سے کچھ بات بھی ہو جائے.....تو بہانہ کر کے کہ کیا لے کر

آئے ہو؟...... کہا پچاس نمازیں ...... آپ کی امت کہاں پڑھ سکے گی وہ تو دو نمازیں نہیں پڑھ سکے گی ...... میری امت نہیں پڑھتی تھی ...... آپ کی امت اور زیادہ دور چلی جائے گی ...... آپ ﷺ اس میں تخفیف کرائیں ......

دونوں منظر سامنے رکھو ...... کہ امت کی فکر میں چھٹے آسمان سے پھر عرش پر حضور ﷺ گئے ...... روایات کا اختلاف ہے ...... دس یا پانچ معاف ہوئیں ...... پھر آئے ...... پھر گئے ...... پھر آئے ...... پھر گئے ...... پھر آئے ...... پھر گئے ...... نو چکر لگے (۴۵) نمازیں معاف ہوئیں ...... ہر چکر پر کلیمؑ دیکھتا تھا انوارات وتجلیات کا اضافہ ہوتا تھا ...... اب بھی کلیمؑ کا جی چاہتا تھا کہ ایک چکر اور لگے ...... (ہنوز نہیں) وہ چاہتے تھے کہ دو ہوں ...... لیکن حضور ﷺ نے فرمایا ...... اب جاتے ہوئے مجھے بھی شرم آتی ہے ...... اس پانچ کے حلقے میں کہیں ایسا نہ ہو کہ پانچ بھی خدا لے لے ...... اب یہ کلیمؑ بار ...... بار دیکھتے تھے ...... وہ آقا ﷺ کو دیکھتے تھے ...... اور آقا ﷺ انکو دیکھتے تھے ...... توجہ کرنا ...... بات ختم کرتا ہوں ......!

آقا تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا
یہ یہاں دیکھے کلیمؑ کا معراج ...... وہ وہاں دیکھے یہ ان کا معراج
سبق ملا ہے یہ معراج مصطفٰی ﷺ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین